وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

وفاق المدارس

ملتان

جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۴ ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ نومبر ۲۰۲۱ء

بیاد

شمس العلماء
حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

استاذ المحدثین
حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 061-6514525-6514526-27 فیکس نمبر 061-6539485

Email:wifaqulmadaris@gmial.com web:www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ● مطبع: اقرأ تحریر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی وہاڑی روڈ ملتان
شائع کردہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تشکیلِ جدید	کلمۃ المدیر	۳
وفاق المدارس العربیہ کا اتحاد عظیم نعمت ہے	شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم	۷
جامعہ دارالعلوم کراچی میں ایک یادگار تقریب	محمد احمد حافظ	۱۲
طلبہ کرام سے کچھ خاص خاص باتیں	شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم	۱۸
سنن ابی داود کی کتاب الادب......ایک طائرانہ جائزہ	مولانا محمد طاہر سورتی	۳۲
عالی نسبتوں کے پیکر، اک مرد قلندر شیخ اسکندر	صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی	۳۶
ملتان: مدارس کنونشن، ختم نبوت کانفرنس اور افتتاح مسجد	مولانا عبدالقدوس محمدی	۴۴
گلگت، بلتستان اور صوبہ خیبر پختونخوا میں کانفرنس	مولانا مفتی سراج الحسن	۴۷
اخبار الوفاق	ادارہ	۵۲
وفیات	ادارہ	۶۱
تبصرہ کتب	محمد احمد حافظ	۶۲

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر۔ سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر۔ ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر۔

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 30 روپے، زر سالانہ مع ڈاک خرچ: 360 روپے

كلمة المدير

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تشکیلِ جدید

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

تمام حمد وثنا اللہ بزرگ وبرتر کے لیے ہے، درود وسلام ہو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کی پاکیزہ آل پر اور آپ کے جاں نثار صحابہ پر!۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی خدمات ،اس کی تگ وتاز ،اس کے مقاصد بارے کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے ۔ یہ بے مثال ادارہ حقیقتاً اہل دین کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔اس کے سائبان تلے دینی علوم وفنون کے تعلیم وتعلم ،حفاظت اور نشر واشاعت کا جو عظیم الشان عمل انجام دیا جارہا ہے؛اس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ہے۔اس بات پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کا انتظام وانصرام ہمیشہ ایسے ہاتھوں میں رہا ہے جن کے اخلاص وتقویٰ ،امانت ودیانت اور اصابت رائے کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کا اپنا ایک دستور اور مستحکم مشاورتی نظام ہے؛اور اسی کے مطابق وفاق کی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔اسی دستور کے مطابق وفاق المدارس العربیہ کی مرکزی قیادت پانچ برس کے لیے منتخب کی جاتی ہے۔

الحمدللہ......اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے حال ہی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جدید انتخاب کے تمام مراحل بخیر وعافیت مکمل ہوگئے ہیں۔آئندہ پانچ برس کے لیے صدر اور ناظم اعلیٰ کے انتخاب کے بعد مجلس عاملہ اور دیگر ذمہ داران کا ڈھانچہ بھی تشکیل پا گیا ہے۔اس شاندار اور بے مثال انتخاب پر ملک وبیرون ملک سے اب تک تبریک وتحسین کے پیغامات مل رہے ہیں۔

خیال رہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی اور صوبائی عہدیداروں کا چناؤ کسی لابنگ اور ووٹ کی پرچی کا مرہون منت نہیں ہوتا، نہ ہی عہدوں کے حصول کے لیے دوڑ دھوپ کی جاتی ہے، بلکہ ایسے کسی بھی عمل کو ناپسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔انتخاب کا یہ تمام عمل وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کے مصداق باہمی مشاورت اور فہم وتفہیم کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے، چناں چہ اس شورائی نظام کی خیر وبرکت اور حکمت وصحت بھی ادارے پر سایہ فگن رہتی ہے۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان ایسا ادارہ ہے جو اتحاد اور تنظیم کی عظیم الشان علامت ہونے کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی کا بھی باوقار نشان ہے۔اس ادارے میں آزاد کشمیر گلگت بلتستان سمیت چاروں صوبوں کی نمائندگی ہوتی ہے

اوراس کی قیادت میں سندھی، بلوچی، پنجابی، پختون، ہندکو اور کشمیری علماء یکجان ہوتے ہیں۔قومی وحدت کا ایسا خوب صورت نظارہ شاید ہی کہیں اور دیکھنے میں آتا ہو۔

دستور کے مطابق صدر اور ناظم اعلیٰ کا انتخاب وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عمومی کرتی ہے،نومنتخب صدر بعد میں ناظم اعلیٰ کے مشورے سے سرپرست، نائب صدور، صوبائی نظماء اور مجلس عاملہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

الحمدللہ؛ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تشکیل نو میں جن اکابر علماء کے اسماء گرامی شامل ہیں وہ اپنی اپنی جگہ علم وعمل میں یکتا اور ملک بھر میں صف اول کی شخصیات ہیں۔ان میں سے ہر شخصیت اپنے دائرہ اثر میں بے پناہ اہمیت کی حامل ہے۔وفاق المدارس کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اس کی قیادت ہمیشہ چنیدہ اہل علم پر مشتمل رہی ہے۔شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ، آیۃ الخیر حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ کے اسماءِ گرامی وفاق المدارس کے تابندہ ودرخشندہ ماہ ونجوم ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی حالیہ تشکیلات کے بعد ہیئت قیادت یوں سامنے آئی ہے:

صدر:......شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم، نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی۔

ناظم اعلیٰ:......شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم، مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان۔

سرپرست اکابر علماء:

۱......حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم، مہتمم جامعہ معارف الشرعیہ ڈیرہ اسماعیل خان۔

۲......مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم، صدر جامعہ دارالعلوم کراچی۔

۳......حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم مدظلہم، مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔

۴......حضرت مولانا سید مفتی مختار الدین شاہ مدظلہم، مہتمم جامعہ زکریا دارالایمان کربوغہ شریف۔

۵......حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ مدظلہم، مہتمم دارالعلوم رحیمیہ کوئٹہ۔

نائب صدور:

۱......شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہم، مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ۔

۲......حضرت مولانا عبیداللہ خالد مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی۔

۳......حضرت مولانا سید محمد سلیمان بنوری مدظلہم، مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۴......حضرت مولانا محمد سعید یوسف مدظلہم، مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن پلندری ضلع سدھنوتی۔

خازن......حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہم، مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد۔

صوبائی نظماء:

۱......سندھ: حضرت مولانا امداد اللہ یوسفزئی مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۲......بلوچستان: حضرت مولانا صلاح الدین ایوبی مدظلہم، مہتمم دار العلوم چمن۔

۳......خیبر پختونخوا: حضرت مولانا حسین احمد مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور۔

اراکین مجلس عاملہ:

۱......شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم، نائب صدر جامعہ دار العلوم کراچی۔

۲......شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہم، مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ۔

۳......شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم، مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان۔

۴......حضرت مولانا عبید اللہ خالد مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی۔

۵......حضرت مولانا سید محمد سلیمان بنوری مدظلہم، مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۶......حضرت مولانا محمد سعید یوسف مدظلہم، مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن پلندری ضلع سدھنوتی۔

۷......حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہم، مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد۔

۸......حضرت مولانا امداد اللہ یوسفزئی مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۹......حضرت مولانا صلاح الدین ایوبی مدظلہم، مہتمم دار العلوم چمن۔

۱۰......حضرت مولانا حسین احمد مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور۔

۱۱......حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان۔

۱۲......حضرت مولانا ارشاد احمد مدظلہم، مہتمم دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ خانیوال۔

۱۳......حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہم، مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا۔

۱۴......حضرت مولانا قاری محمد یاسین مدظلہم، مہتمم جامعہ دار القرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد۔

۱۵......حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی مدظلہم، مہتمم جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک لاہور۔

۱۶......حضرت مولانا اشرف علی مدظلہم، مہتمم جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی۔

۱۷......حضرت مولانا محمد انور مدظلہم، شیخ الحدیث جامعہ حلیمیہ درہ پیزو لکی مروت۔

۱۸......حضرت مولانا حسن جان مدظلہم، مہتمم جامعہ دار العلوم نعمانیہ اتمان زئی چارسدہ۔

۱۹......حضرت مولانا عبدالبصیر شاہ مدظلہم، مہتمم جامعہ دار الفرقان الکریم حیات آباد پشاور۔

۲۰......حضرت مولانا قاری محمد طاہر مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعہ مظہر العلوم مینگورہ سوات۔

۲۱......حضرت مولانا عبدالستار مدظلہم، مہتمم جامعہ بیت السلام قاسم ٹاؤن ملیر کراچی۔

۲۲......حضرت مولانا قاضی نثار احمد مدظلہم، جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام عیدگاہ روڈ گلگت۔

۲۳......حضرت مولانا قاری عبدالرشید مدظلہم، جامعہ دار العلوم الحسینیہ شہداد پور سانگھڑ۔

۲۴......حضرت مولانا مفتی محمد خالد مدظلہم، دار العلوم اسلامیہ ہالا نیو مٹیاری۔

۲۵......حضرت مولانا عبدالمنان مدظلہم، جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم، شاہ کاریز ژوب روڈ لورالائی۔

۲۶......حضرت مولانا ظہور احمد علوی مدظلہم، مہتمم جامعہ محمدیہ اسلام آباد۔

۲۷......حضرت مولانا محمد قاسم مدظلہم، مہتمم دار العلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ، مردان۔

۲۸......حضرت مولانا ناصر محمود سومرو مدظلہم، مہتمم جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن وحدیث لاڑکانہ۔

۲۹......حضرت مولانا حسین احمد مدظلہم، نائب مہتمم جامعہ عربیہ جمالیہ، جمال دینی، نوشکی۔

یہ ہے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا وہ خوشنما گلدستہ؛ جس کی خوشبو چہار دانگ عالم میں مہک رہی ہے، ان شاء اللہ یہ خوشبو ہمیشہ مہکتی رہے گی۔ یہی وہ قیادت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے وفاق کو آفاق تک پہنچانے میں بنیادی کردار ادا کیا، اسے استحکام بخشا، دینی مدارس کی چوکیداری کی اور ان کے خلاف ہونے والی ہر طرح کی سازشوں کے خلاف سینہ سپر ہوگئے، مدارس کے لیے ڈھال بن گئے، آج الحمدللہ انہی اکابر علماء کی مساعی کی بدولت پاکستان بھر میں دینی مدارس امن وسکون کے ساتھ دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان موجودہ قیادت کے ساتھ مزید در مزید ترقی کرے۔

(آمین)

وفاق المدارس العربیہ کا اتحاد عظیم نعمت ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا جامعہ خیر المدارس ملتان میں ''وفاق المدارس کنونشن'' (منعقدہ ۷/اکتوبر ۲۰۲۱) ملتان سے صدارتی خطاب

ضبط وتحریر: محمد اویس ارشاد، جامعہ دار العلوم کبیر والا

الحمد لله، الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيدنا و مولانا خاتم النبيين و على آله و اصحابه و على كل من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

جناب مولانا محمد حنیف جالندھری زیادہ مجدہ، ناظم وفاق المدارس العربیہ بلکہ قائد وفاق المدارس العربیہ، اور کس کس کا نام لوں، حضرات علماء ومشائخ!......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے جامعہ خیر المدارس بحیثیت طالب علم بارہا حاضری کا موقع ملا - وفاق المدارس کے مختلف اجتماعات میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی - مگر آج میں جس شرمندگی کے عالم میں یہاں حاضری دے رہا ہوں، اس کی کیفیت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ آپ حضرات نے اپنے حسن ظن اور محبت کی بناء پر مجھے اس منصب پر بٹھایا، جو ہمارے اتنے جلیل القدر اکابر کا منصب ہے کہ ہم اپنے آپ کو ان کی خاک پا بھی نہیں سمجھتے -

استاذ الکل حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ:

گذشتہ رات جب پہلی بار میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر دفتر میں داخل ہوا اور اس کمرے میں میرے قیام کا انتظام کیا گیا، جس میں میرے استاذ گرامی، شیخ الکل حضرت مولانا سلیم اللہ خان قدس اللہ تعالیٰ سرہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے، جنہوں نے ستائیس سال وفاق المدارس کی اس طرح قیادت فرمائی کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے - اپنی پوری زندگی وفاق کے لیے وقف کر دی - اور ان کے بعد ان کے فاضل بیٹے نے وفاق ہی کی راہ میں اپنی جان کی قربانی دی - مولانا عادل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ کو جس وقت جام شہادت پلایا گیا، وہ وفاق ہی کے کام کے سلسلہ میں میرے پاس تشریف لائے تھے، میرے بعد وہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن تشریف لے جانے والے تھے - راستہ میں ان کی شہادت ہوئی - میرے وہ عظیم استاذ جنہوں نے مجھے انگلی پکڑ کر چلایا، ان کی مسند پر، ان کے کمرے میں قیام کرنے میں سچی بات ہے، مجھے انتہائی شرمندگی معلوم ہوئی اور میں صحیح کہوں، رات کو میں سو

نہیں سکا- مجھ جیسے آدمی کی وفاق المدارس العربیہ کے لیے صدارت پر مجھے حماسی کا وہ شعر یاد آتا ہے:

ذهب الكرام فسُدت غَيْرَ مُسَوَّدِ

ومِن الشقاء تفُردى بالسُّودِ

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعاشُ فى أَكنافِهِم

وَبَقِيتُ منهم كالبعير الأَجرَبِ

لیکن یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت ہے کہ دنیا میں کوئی ہمیشہ کے لیے نہیں آتا، اور ان چھوٹوں پر ہی بعض اوقات ذمہ داری سنبھالنے کا فریضہ عائد ہوتا ہے جو علم وعمل میں بڑوں سے کوئی نسبت نہیں رکھتے- بہر حال یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو آپ حضرات کے ذریعہ کرایا گیا- مجھے ان بزرگوں کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ ان شاء اللہ جب ذمہ داری عطا فرمائی تو نبھانے میں صحیح راستہ کی توفیق ضرور عطا فرمائیں گے-

ہمارا مقابلہ مغربیت سے ہے:

جہاں تک وفاق کے مقاصد اور موجودہ صورت حال میں راستہ کی رکاوٹوں کا تعلق ہے، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، اللہ تعالیٰ ان کے عمر میں، علم میں برکتیں عطا فرمائے، نے اپنے خطاب میں وہ ساری باتیں کہہ دی ہیں، جو میں کہنا چاہتا تھا- اس میں کچھ اضافے کی ضرورت نہیں ہے، تاہم اس کی تاکید کے طور پر یہ عرض کرتا ہوں:

اس وقت آپ یعنی اہل مدارس دنیا کی ساری غیر اسلامی طاقتوں کا ہدف ونشانہ ہیں اور خاص طور پر مغربیت جن کا ذکر حضرت مولانا شمس الحق افغانی قدس اللہ سرہ نے کیا اور جس کا حوالہ مولانا جالندھری نے دیا، وہ درحقیقت اس راز کو اب سمجھ رہی ہے کہ دین کو اپنی جگہ سے ہلانے کے لیے ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک ان مدارس کو ختم نہ کردیں- یہی مدرسہ کا مُلّا ہے جو ہمارے تمام عزائم کے راستہ میں رکاوٹ ہے جو اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے لیکن دین کے کسی ایک حکم پر آنچ آنا گوارہ نہیں کرتا- یہ بات درحقیقت، انہیں سمجھ میں آ گئی-

اس لیے ان کی ساری توانائیاں اس پر صرف ہورہی ہیں کہ اگر دین کو ختم کرنا ہے، اسلام کو ختم کرنا ہے تو ان مدرسوں کو کسی طرح قابو کرلو یا انہیں ختم کردو العیاذ باللہ! یا انہیں اس طرح جکڑ دو کہ وہ چوں کرنے کے قابل نہ رہے-

جہاں مدارس نہیں وہاں مغربیت کا سیلاب اُمڈ آیا:

میں نے مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک ہر اسلامی ملک کا دورہ کیا ہے اور وہاں کے حالات کا جائزہ لیا- جہاں جہاں مدرسے ختم ہوئے، وہاں مسلمانوں میں مغربیت کا سیلاب اُمڈ آیا- اگرچہ وہاں آج بھی محقق علماء موجود ہیں،

میں انہیں خود جانتا ہوں، میری ان سے دوستی ہے، ان کے ساتھ نشستیں رہی ہیں، علم وتحقیق کے میدان میں ان کا کوئی جواب ملنا مشکل ہے لیکن ان سب پر حکومت کا شکنجہ کسا ہوا ہے-

وہ جامعۃ الازہر، جس نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا کیا، آج وہاں سے سود کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا گیا، وہاں سے ایسے فتوے نکل رہے ہیں جو مجمع علیہ، مُسلّم امور کے خلاف ہیں- کیوں؟ اس لیے کہ جامعۃ الازہر اب حکومت کے ماتحت ہے- ماتحت بننے کے نتیجہ میں ان پر حکومت کا پریشر آتا ہے، اور مدرسہ کی روح جوان دریوں، بوریوں اور چٹائیوں پر پروان چڑھتی ہے، وہ روح وہاں سے غائب ہوچکی ہے- اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو حکومت چاہتی ہے، اس کا اشارہ چشم دیکھ کر اس کے مطابق فتوے بھی جاری ہورہے ہیں- پچھلے دنوں، ایک بڑی کانفرنس تھی جس میں عالم اسلام سے علماء آئے ہوئے تھے، اس میں، مجھ سے پہلے وہاں کے مفتی نے خطاب کیا- خطاب میں کہا: مجھے افسوس ہے کہ میں نے دینی جامعات واداروں کا سروے کیا ہے- سروے سے مجھے معلوم ہوا کہ جتنے دینی مدرسے، جمعیتیں اور ادارے ہیں، وہ سب غیر مسلموں کے ساتھ پُر امن زندگی گذارنے کے منکر ہیں- میں نے اپنے خطاب میں ان کی بات کا جواب بھی دیا اور بعد میں ان سے پوچھا کہ آپ نے سروے کیا ہے، حالانکہ غیر مسلم ممالک میں بہت سے مسلمان رہتے ہیں، انڈیا میں دیکھیے! مسلمان کتنے امن سے رہتے ہیں، آپ نے کیسے یہ بات کی؟

کہنے لگے: ''جتنے لوگوں سے میں نے سوال کیا کہ کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کو ہپی کرسمس کہنا جائز ہے یا نہیں؟ تو اسی فیصد لوگوں نے جواب دیا کہ کرسمس چونکہ عیسائیوں کا دینی مذہبی شعار ہے، اس لیے ہپی کرسمس کہنا ناجائز ہے، اس لیے میں سمجھا کہ یہ غیر مسلموں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے قائل نہیں ہیں-''......ان کے نزدیک جو ہپی کرسمس کہنے کا قائل نہ ہو وہ بہت بُرا انسان ہے- غرض اتنی تحریفات کے دروازے کھل گئے، جس کا کوئی اندازہ نہیں-

عراق کے ایک بزرگ عالم دین سے ملاقات کا قصہ:

مجھے یاد ہے آج سے بیس پچیس سال بلکہ اس سے بھی پہلے میں عراق میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ایک مدرسہ میں گیا، سرکاری مدرسہ تھا- مجھے پتہ چلا کہ وہاں ایک بہت بڑے اور پُرانے عالم شیخ عبدالکریم مدرّس رحمۃ اللہ علیہ ہیں، میں ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا- انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا کرتے ہیں؟ میں نے بتایا مدرسہ میں پڑھاتا ہوں، کہنے لگے: کیا پڑھاتے ہیں؟ میں نے جب کتابوں کے نام لینے شروع کیے اور اس میں کافیہ وغیرہ جیسی کتابوں کے نام لینا شروع کیے تو وہ تقریباً چیخ کر کہنے لگے:

''تم خوش قسمت ہو کہ ابھی تک یہ کتابیں پڑھاتے ہو، ہمارے ہاں تو اس قسم کے علماء نہیں رہے، ان کے بغیر علم

میں گہرائی اور تعمق پیدا نہیں ہوتا، وہ تقریباً رونے لگے۔‘‘

تمام عالم اسلام پر انہوں نے اس لحاظ سے قبضہ جمالیا ہے، لیکن الحمدللہ! برصغیر میں، علماء دیوبند اور دارالعلوم دیوبند کی برکت سے صرف پاکستان ہی نہیں، ہندوستان، بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، تھائی لینڈ میں کوئی انہیں جھکا نہیں سکا اور ان سے کوئی ایسی بات نہیں کہلوا سکا جو مجمع علیہ امور کے خلاف ہو؛ یہ ان مدارس کی برکات ہیں۔

اکابر کے اخلاص اور تقویٰ کی برکات:

اکابر کے اخلاص، تقوی کی برکات ہیں کہ جس کی وجہ سے ہم اب تک کم از کم نظریاتی طور پر صحیح ہیں۔عمل میں ہماری کتنی ہی کوتاہی ہو، عملی اعتبار سے ہم کتنے ہی نیچے چلے گئے ہوں، لیکن الحمدللہ، نظریات اور عقیدہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم محفوظ ہیں تو یہ مدارس دینیہ کی برکت ہے۔ وفاق المدارس العربیہ کا اتحاد ہمارے لیے ایک سائبان ہے جس کے نیچے ہم اکٹھے ہو کر مسائل کا تذکرہ کر لیتے ہیں، آئندہ کا لائحہ عمل طے کرتے ہیں۔

مدارس دینیہ کی قیمت کو سمجھیں:

میرے بھائیو! گذارش یہ ہے کہ اس بات کی میں تاکید کرتا ہوں وفاق المدارس کا فائدہ اسی وقت ہے، جب ہم متحد، متفق اور یکجان ہوں، ان مدارس دینیہ کی قیمت سمجھیں، ان کی اہمیت سمجھ کر اپنا معیار تعلیم اور معیار تربیت بلند کریں ۔حضرت افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا تھا کہ ہمارا مقابلہ مغربیت سے ہے، تو مغربیت کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اپنے ہتھیار بھی تیز کرنے ہیں یعنی ہمیں سمجھنا ہے کہ مغربیت کیا چیز ہے؟ اس کے پیچھے فلسفہ کیا ہے؟ وہ کن نظریاتی طاقتوں کے ذریعہ لوگوں پر چھائی ہے، کس وجہ سے چھائی ہے اور انہیں شکست دینے کے لیے ہمیں کس قسم کے طرز فکر کی ضرورت ہے، کس قسم کے طرز دعوت کی ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے ہر دور میں علماء کو ان کے دور کے تقاضوں کے مطابق خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آج ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس توفیق کے محتاج ہیں۔

دشمن کا سب سے بڑا ہتھیار...... تقسیم کرو؛ پھوٹ ڈالو:

اس لیے اس طرز فکر کو باقی رکھنے اور مغربیت کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم متحد اور یکجان ہوں، دشمن کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہوتا ہے کہ تقسیم کرو، پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو۔ اس سے اپنی حفاظت کرنی ہے، دوسرا یہ کہ اپنے حالات کا جائزہ لے کر اپنی تعلیم کو زیادہ مستحکم، مضبوط اور ایسا کرنا ہے کہ مغربیت کا مقابلہ کر سکیں۔

اس کے لیے اللہ تبارک وتعالی کی رحمت سے امید ہے کہ وفاق کا سفر جو مسلسل جاری ہے اور الحمدللہ ابھی تک رو بہ ترقی رہا ہے، اس میں اپنے طور پر نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ترقی کا یہ سفر ان شاء

اللہ جاری رہے گا، دنیا کی کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نہ کسی کے دشمن ہیں اور نہ مداہن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بھروسہ پر کہتا ہوں کہ ہم کسی موقعہ پر بھی ادنیٰ مداہنت کو گوارا نہیں کر سکتے۔ مجھے اب آپ حضرات نے وفاق کا صدر بنایا لیکن پہلے بھی تھوڑی بہت وفاق کی خدمت کرنے کی توفیق ہوئی ہے، اس میں جو خدمت سرانجام دی گئی تو الحمدللہ بڑے بڑے صاحب جاہ و جلال لوگوں سے گفتگو ہوئی ہے، تیز و تند گفتگو بھی ہوئی، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا یہ جملہ ان کے دلوں پر لکھا ہوا ہے کہ:...... ''ہم مدرسہ کا ادنیٰ رشتہ بھی سرکار کے ساتھ قائم نہیں کریں گے۔''

اس لیے نہیں کہ ہم سرکار کے دشمن ہیں، بلکہ اس لیے کہ سرکار کے ماتحت آجانے کے بعد ہم اپنے مذاق و مزاج کو اس طرح محفوظ نہیں رکھ سکتے، جس طرح آزادی و خودمختاری کی حالت میں قائم رکھ سکتے ہیں۔

میں نے آپ کو جامعۃ الازہر کی مثال دی کہ جو کوئی بھی سرکار کے ماتحت آیا، اس کا تسلط باقی نہ رہا، اپنے اقدار کے تحفظ کے لیے قربانی دینے کا جذبہ باقی نہ رہا۔ اس لیے ہم حکومت کے ساتھ صرف ایک رشتہ قبول کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہماری رجسٹریشن ہو، پہلے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن تھی، اب وزارت تعلیم کے ساتھ بادل نخواستہ منظور کرلیا ہے۔ رجسٹر ہونے کا یہ معنیٰ نہیں کہ ہم ان کے ماتحت آگئے، یا ان کے تمام شرائط و قواعد کو تسلیم کرلیا، یا وہ ہم پر ہیئت حاکمہ بن گئے، یہ باتیں ہمیں کسی قیمت پر قبول نہیں اور نہ ہی ان شاء اللہ کریں گے۔ دین اسلام کی بقاء کے لیے اسے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

ان شاء اللہ مدارس کو کوئی ختم نہیں کر سکتا البتہ......:

ان شاء اللہ، ہم اپنے اس مقصد میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ضرور کامیاب ہوں گے، مدارس کی اس شکل کو کوئی ختم نہیں کر سکتا، البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اکابر کے طریقہ پر قائم رہیں، اپنے نظام کو زیادہ مستحکم و مضبوط بنائیں، تعلیم و تربیت کو مضبوط بنائیں، ہمارے اندر ایسے واقعات نہ ہوں جو مدارس کی بدنامی کا سبب بنیں، ہمارے اندر ایسی باتیں نہ ہوں جو مدارس پر انگلی اٹھنے کا سبب ہوں، مثلاً کوئی یہ کہہ سکے کہ مدارس کے مالی معاملات میں احتیاط نہیں، مالیات میں احتیاط اکابر کی میراث ہے، جیسے مدرسہ اکابر کی میراث ہے ایسے ہی تقویٰ و احتیاط بھی میراث ہے۔ جب تک اس پر قائم رہیں گے، ان شاء اللہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہیں مٹا سکتی۔ ہمیں آپ سب حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے، آپ میں سے ہر مہتمم، ہر مدرسہ جہاں بھی ہے، وہ اس عظیم مقصد کا ایک ادارہ ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

روداد

جامعہ دارالعلوم کراچی میں ایک یادگار تقریب

اکابر وفاق کی باہمی محبت والفت، مودت ورافت اور اعتماد کے لازوال نقوش

سرپرست وفاق المدارس العربیہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

صدر وفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے یاگار خطاب

ضبط وترتیب: محمد احمد حافظ

۳ربیع الاول ۱۴۴۳ھ/۱۰/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو پاکستان کے عظیم الشان دینی ادارے جامعہ دارالعلوم کراچی میں طلبہ واساتذہ کی سادہ اور پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، صدر وفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم العالیہ اور وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرمایا۔

یہ تقریب حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم کے اعزاز میں تھی جس میں آپ کے خطاب کو مرکزی حیثیت دی گئی؛ کیونکہ آپ یہاں کے طلبہ وعلماء سے براہ راست پہلی مرتبہ مخاطب ہورہے تھے۔ اس موقع پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے بارے جو بلند توصیفی کلمات ارشاد فرمائے، اوراس موقع پر ایک دوسرے سے محبت والفت اور شفقت کے جو مظاہر دیکھنے میں آئے، وہ الفاظ اور مناظر حاضرین کے دلوں پر نقش ہوچکے ہیں؛ جو کبھی بھلائے نہ جاسکیں گے۔ ذیل میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو استقبالیہ گفتگو فرمائی سب سے پہلے اس کا خلاصہ پیش ہے، آپ نے فرمایا:

''آج کی یہ محفل درحقیقت میری خواہش کا نتیجہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کے نئے انتخاب اور تنظیم نو کے موقع پر میرے انتہائی عزیز اور مکرم بھائی حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں علم میں عمل میں برکتیں عطافرمائے۔ وہ کراچی تشریف لائے اور میں بھی ان کے ساتھ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن حاضر ہوا، اور پھر جامعہ فاروقیہ کی دونوں شاخوں میں بھی ہمارا جانا ہوا، ہر جگہ مولانا نے اپنا خطاب کیا اور

کچھ مجھے بھی معروضات پیش کرنے کا موقع ملا، اورآج مولانا اشرف المدارس اورمخزن العلوم مدرسہ میں بھی گئے، ان کا سارا دن مصروف گزارا ہے؛ کل بھی اور آج بھی، تو میں نے کہا سب ادارے آپ سے مستفید ہورہے ہیں تو ہمارا دارالعلوم کیوں محروم رہے؟ اس لیے میں نے ان سے گزارش کی کہ تھوڑا سا وقت دارالعلوم کو بھی دیں، تو انہوں نے ماشاء اللہ اپنی مصروفیات کے باوجود قبول فرمالیا۔ آج کی محفل کا موضوع درحقیقت ''مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب'' ہیں۔

میں طلبہ سے اس لیے اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا پتہ نہیں کتنی مرتبہ دارالعلوم تشریف لائے لیکن طلبہ واساتذہ سے اس طرح بیٹھ کر بات کرنے کا کبھی موقع نہیں ملا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے طلبہ بھی ان کے بارے میں کچھ جانیں اور اپنی زندگیوں میں اس سے سبق حاصل کریں۔ منہ پر تعریف کرنا اچھی بات نہیں ہوتی لیکن اگر سبق لینا مقصود ہو، سبق دینا مقصود ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہوتا، مولانا حنیف جالندھری صاحب نے ہمارے ماحول میں دو بڑے عجیب قسم کے ریکارڈ قائم کیے، ایک یہ کہ جامعہ خیرالمدارس جو ہمارے بہت ہی مخدوم بزرگ حضرت مولانا خیرمحمد صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ کا لگایا ہوا باغ ہے اور پاکستان کے چند گنے چنے ان مدارس میں سے ہے کہ سارے پاکستان میں اس کی علمی حیثیت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا خیرمحمد کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے حضرت کے بعد وہ مہتمم بنے تھے اور جب ان کی وفات ہوئی تو مولانا حنیف جالندھری بہت کمسن تھے اور اسی زمانہ میں دورہ سے قریب میں ہی فارغ ہوئے تھے، تو وہاں خیرالمدارس کی مجلس شوریٰ نے باوجود ان کی کم عمری کے ان کو خیرالمدارس کے مہتمم کا عہدہ عطا فرمایا۔ ان کی کمسنی کی وجہ سے لوگ بعض اوقات یہ سمجھتے تھے کہ پتہ نہیں وہ خیرالمدارس کے اہتمام کا حق ادا کرپائیں گے یا نہیں؟! لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس نوجوان سے جامعہ خیرالمدارس کی عظیم خدمت لی اور اس کو بہترین طریقہ پر چلانے کا اللہ تعالیٰ نے ان کو موقع بھی عطا فرمایا اور اس کی توفیق بھی بخشی۔

دوسرا ریکارڈ یہ ہے کہ جب وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سلیم خان صاحب قدس اللہ سرہ تھے، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر تھے، پھر حضرت مولانا ادریس میرٹھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ صدر وفاق بنے اور حضرت مولانا مفتی احمدالرحمن صاحبؒ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ بنے، ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید مرحوم ناظم اعلیٰ بنے، حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ کی شہادت کے بعد جب یہ مسئلہ کھڑا ہوا کہ اب ناظم اعلیٰ کس کو بنایا جائے تو وہاں بھی مولانا حنیف صاحب اس وقت کمسن تھے اور حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ انتخاب ان پر پڑی۔ لوگ حیران تھے کہ بھائی وفاق المدارس میں بڑے بڑے معمر حضرات بھی موجود ہیں، تجربہ کار موجود ہیں؛ لیکن حضرت مولانا سلیم اللہ خان

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اصرار مجھے یاد ہے، تو انہوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ نہیں مولانا حنیف صاحب ہوں گے۔ تو پھر دوسری ذمہ داری بھی انتہائی کمسنی کی حالت میں آئی۔ اب وفاق المدارس کی خدمت کرتے ہوئے ان کو چالیس اکتالیس سال ہوگئے ہیں، اپنی کمسنی میں بھی حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب قدس اللہ سرہ کے دست و بازو رہے۔ وفاق کو انتہائی مستحکم اور مضبوط بنانے میں اور اس کے نظام کو اعلیٰ درجہ کا نظام بنانے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیرسایہ اور ان کی نگرانی میں انہوں نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس پر وہ ہم سب کی طرف سے انتہائی قابل مبارکباد اور بہت ہی زیادہ دعاؤں کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں اور زیادہ ترقی اور برکتیں عطا فرمائے۔

میں اس سے پہلے وفاق کی مجلس عاملہ کا رکن بھی نہیں تھا، لیکن کبھی کبھی مجلس عاملہ مجھے خصوصی دعوت پر بلالیا کرتی تھی تو اس وقت میں ان کی خدمات کا کچھ پتہ بھی چلتا تھا؛ لیکن مجھے اتنا اندازہ نہیں تھا۔ پچھلے دنوں جب مجھے صدر منتخب کیا گیا تو میں نے ابھی دو تین روز پہلے ملتان کا پہلا دورہ کیا تو اس وقت میں نے وہاں جاکر وفاق کے دفتر کا معائنہ کیا اور اس کے مختلف شعبوں کو دیکھا کہ وہ کس طرح کام کررہے ہیں؟۔ سچی بات یہ ہے کہ مجھے پہلے اتنا اندازہ نہیں تھا کہ انہوں نے کس طرح اس نظام کو منظم کیا ہوا ہے۔ یقیناً یہ سب حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب قدس اللہ سرہ تعالیٰ کے زیرنگرانی اور ان کی زیرتربیت اور ان کی زیرسرپرستی اور ان کی ہدایات کے مطابق کیا لیکن عملاً شاید اس کو قائم کرنے میں مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کا ایک بہت بڑا کردار ہے، ایک بہت بڑا حصہ ہے، تو وہ دیکھ کر میرا دل بھی بہت خوش ہوا اور اس بات کا اطمینان بھی ہوا کہ الحمدللہ یہ نظام اتنا مستحکم ہے کہ ہمارے جتنے تعلیمی بورڈ ہیں جو امتحانات لیتے ہیں؛ الحمدللہ ہمارا یہ وفاق اور اس کا نظم ان سب پر بھاری ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

وفاق المدارس کے لیے تقریباً اکتالیس سال سے ان کی خدمات ہیں۔ یہ مجھے سنایا کرتے ہیں کہ درحقیقت وفاق کو ترقی کی راہ پر لگانے والے؛ وفاق کو وسعت دینے والے اور اس کو گاؤں گاؤں قریہ قریہ پہنچانے والے حقیقت میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور یہ ان کے دست راست رہے ہیں، تو گاؤں گاؤں حضرت تشریف لے گئے ہیں اور وہاں جاکر مدارس کا الحاق کیا ہے تو اس میں یہ ہمیشہ ان کے دست راست رہے، تو یہ چالیس سال کوئی معمولی مدت نہیں ہوتی۔ یہ سنایا کرتے ہیں؛ کیوں کہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ان کے ساتھ بے تکلف بھی بہت تھے تو ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ: ''حنیف تم نے میرا بڑھاپا خراب کردیا کہ بڑھاپے میں مجھے گھسیٹا، گاؤں گاؤں قریہ قریہ کہاں کہاں لے گئے، تم نے میرا بڑھاپا خراب کردیا''، تو یہ جواب میں کہتے: ''حضرت آپ نے میری جوانی خراب کردی''۔ تو وہ کہتے تھے تم نے میرا بڑھاپا خراب کردیا اور یہ جواب میں کہتے تھے حضرت آپ نے میری جوانی خراب کردی یہ جوانی جو کھیلنے کودنے

کا زمانہ ہوتا ہے، جوانی جو مزے کرنے کا وقت ہوتا ہے وہ وفاق المدارس کی تنظیم میں خرچ ہوئی، اور یہ ان کی عظیم سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جوانی اس کام میں خرچ ہوئی الحمدللہ!......تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ اعزاز بھی عطا فرمایا اور یہ ریکارڈ بھی انہوں نے قائم کیا۔

میں طلبہ سے یہ اس لیے ذکر کر رہا ہوں کہ جب بندۂ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کام پر کمر بستہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص سے کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد بھی فرماتے ہیں۔ بغیر کسی دنیاوی منافع کے یہ خدمات انہوں نے چالیس سال سے زیادہ انجام دیں۔ اس لیے ہم طالب علموں کے لیے ان کی زندگی اور ان کا جو کام ہے وہ طلبہ کے لیے ایک سبق ہے کہ آدمی اخلاص کے ساتھ جب دین کے کام میں لگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی امداد ونصرت فرماتے ہیں، اس کی دست گیری فرماتے ہیں، اس کا مشاہدہ ان کی زندگی میں کیا جا سکتا ہے۔ تو میرا دل چاہا کہ یہ آپ حضرات سے خطاب کریں۔

ایک عجیب اور مشکل مسئلہ یہ درپیش ہوا کہ جب یہ نیا انتخاب ہوا (۱) تو اس سے پہلے ان کو دل کا دورہ ہو گیا تھا، پہلے ایک اسٹینٹ لگا ان کے دل میں؛ اور ابھی انتخاب کے بعد دوسرا اسٹینٹ لگا، اور یہ اس وقت دل کی بیماری میں ہیں، ڈاکٹروں نے ان کو منع کیا ہوا ہے کہ بلند آواز سے نہ بولا کرو۔ اللہ نے ان کو خطابت کا شہسوار بنایا ہے؛ جب یہ بات کرتے ہیں تو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے، نتیجہ یہ ہے کہ آواز بہت بلند ہو جاتی ہے، جوش پیدا ہو جاتا ہے......تو میں نے بھی ان کو روکا تھا کہ اب آپ کچھ عرصے کے لیے تقریریں بند کر دیں۔ کیونکہ ابھی مزید تین مہینہ کے لیے ڈاکٹروں نے کہا ہے وہ بلند آواز سے نہ بولیں۔ سبق بھی پڑھاتے ہیں ماشاءاللہ بخاری شریف کا، سبق کے ساتھ پھر یہ ساری انتظامی ذمہ داریاں بھی ہیں اور جلسوں میں تقریریں بھی ہیں، تو میں نے ان سے گزارش کی کہ آپ زیادہ تقریریں نہ کریں تین مہینے کے بعد ان شاءاللہ میدان کھلا ہوا ہے۔ لیکن خطیب کے لیے خاموش رہنا بڑا مشکل کام ہے؛ جب ان کو بولنے کی دعوت دی جائے تو وہ خود کو روک نہیں پاتے۔

ابھی ملتان میں ختم نبوت کی عظیم الشان کانفرنس تھی، اتنا بڑا عظیم مجمع تھا کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے، مولانا خود فرما رہے تھے کہ میں نے قاسم باغ ملتان کے اندر بہت سے بڑے بڑے جلسے دیکھے ہیں مگر اتنا بڑا اجتماع میں نے آج تک نہیں دیکھا، تو وہاں بھی مجھے خطرہ یہ تھا کہ یہ جب اس مجمع کو دیکھیں گے تو ان کے جوش وخروش کا عالم دیدنی ہوگا، لیکن مجھے اطلاع ملی کہ انہوں نے ماشاءاللہ بڑا زبردست خطاب کیا، وہاں پر تو میں نے ان کو پابندی بھی لگا رکھی تھی اور میں جب جامعہ بنوری ٹاؤن گیا اور جامعہ فاروقیہ گیا تو وہاں بھی ان سے کہا کہ بھائی

---

(۱) حضرۃ اقدس مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی کا بطور صدر وفاق انتخاب مراد ہے۔

دھیمے دھیمے بولنا،تو ایک طرف میں نے خود روک رکھا ہے دوسری طرف میں نے خود دعوت دی کہ بھائی! ہمارے طلبہ سے بھی خطاب کرو تو یہ عجیب اجتماع ضدین ہورہا تھا لیکن میں نے کہا بھائی محروم نہیں رہنا لہٰذا خطاب کریں مگر دھیمے دھیمے کریں۔تو ان شاءاللہ جو فائدہ ہوگا وہ پہنچ جائے گا اللہ کی رحمت سے۔تو اب میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم سب سے خطاب کریں اور اپنے نصائح سے بھی، اپنے تجربات سے بھی جو کچھ بھی ہمیں فائدہ پہنچ سکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے ذریعہ سے پہنچائے، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں علم میں عمل میں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے لیے بڑی عظیم خوش قسمتی ہے کہ ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب دامت برکاتہم اس محفل کو زینت بخشے ہوئے ہیں ان کی موجودگی میں الحمدللہ یہ اجتماع منعقد ہورہا ہے،تو اب میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے ارشادات سے اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں۔''

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے ان تاثرات کے ساتھ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کو خطاب کی دعوت دی،حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہم کا بیان ہوا؛ جو بہت ہی توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا گیا۔جامعہ دارالعلوم کراچی کے صدر اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف فرما تھے،آپ نے اپنی علالت اور پیرانہ سالی کے باوجود مکمل بیان سماعت فرمایا۔جب حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کا بیان ختم ہوا تو حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم نے اپنی زبردست پسندیدگی کا اظہار فرمایا،اور اپنی بے ساختہ دعاؤں سے نوازا۔حضرت والا دامت فیوضہم کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے:

ماشاءاللہ!......آج مولانا حنیف جالندھری صاحب کا بیان اتنا جامع ہے کہ اگر کوئی وفاق المدارس کی تاریخ لکھنا چاہے؛ یہ دیکھنا چاہے کہ وفاق المدارس کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اور کیوں اب تک باقی ہے؟ اور اب اس عالم میں ترقی کرکے کیسے پہنچا ہے؟...... پوری داستان ان کے بیان میں موجود ہے، ہر بات ان کے بیان میں موجود ہے۔تمام بزرگوں کے نام ازبر یاد ہیں ماشاءاللہ، ہر ایک نے جو کارنامے انجام دیے وہ سب ان کے بیان میں موجود ہے، الحمدللہ وفاق المدارس میں میں نائب صدر تھا، میری کوشش عاملہ میں یہ رہتی تھی کہ جب ان کے خلاف کوئی الزام عائد ہوا اور جو بات انصاف کے خلاف ہوتی تھی تو کبھی تائید ہی نہیں کرتا تھا،قاری حنیف صاحب کے خلاف ہوتی تو میں کسی کا انتظار نہیں کرتا تھا سب سے پہلے اس شخص کی تائید کرتا تھا،لوگ مجھے طعنہ دیتے تھے کہ کوئی معلوم کرنا چاہو کسی مختلف فیہ بات میں، ان کی کیا رائے ہے؟ (یعنی مفتی رفیع صاحب کی) تو سب سے پہلے میں بتاتا ہوں ان کی (یعنی قاری حنیف صاحب کی) جو رائے ہے وہ ان کی رائے ہے۔الحمدللہ! اس طریقہ سے میرا ان کے ساتھ معاملہ رہا ہے،اولاد کی طرح میرا ان سے اس وقت سے تعلق ہے، جب یہ بچوں کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے، قاری رحیم بخش صاحب کے مکتب میں قرآن شریف پڑھتے تھے اس

دوران میں ملتان گیا، وہاں سے بھکر جانا تھا، انہوں نے بھکر جانے کے لیے میرا استقبال کیا اور میرے ساتھ سفر بھی کیا، اس وقت سے آج تک میرا ان سے تعلق ہے۔ میں ان کو بھلا نہیں سکتا......نہیں بھلا سکتا...... کیسے بھلاؤں؟ یہ ہماری جان ہیں (یہاں حضرت کی آواز رُندھ گئی اور بہت آبدیدہ ہو گئے، حاضرین پر بھی رقت طاری ہو گئی) اب وفاق المدارس کا اللہ نے ان کو ناظم اعلیٰ بنا دیا ہے، وفاق المدارس کو اللہ نے بڑا انعام دیا ہے اور ان کو وفاق المدارس بطور انعام کے دیا ہے، اس مبارک باد کو قبول فرمایئے۔

میرے برادرِ عزیز شیخ الاسلام مولانا تقی صاحب، ان کو طلب کیا تھا، میں فی الحال خود وفاق المدارس کا نائب صدر ہوں (یہ اس وقت کی گفتگو کا ذکر فرمایا ہے حضرت ابھی نائب صدر تھے؛ اب آپ سرپرست اعلیٰ ہیں)، میں نے ان کو تاکید کی کہ اس عہدے کو قبول کر لو، وفاق المدارس فتنوں سے کبھی ختم نہیں ہوگا۔ فتنے بڑھتے رہیں گے، خدا کے لیے آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انہوں نے دارالعلوم کی نائب صدارت بھی قبول کی اور وفاق المدارس کی صدارت بھی قبول کی، یہ بڑا ان کا کرم ہے اور میرا احترام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں عمر میں برکت عطا فرمائے۔ میرے دل سے ان کے لیے کوئی دن خالی نہیں جاتا جب دعا نہ کرتا ہوں، میں روز دعا کرتا ہوں، ان کو دیکھتا ہوں تو دل سے دعا نکلتی ہے، آتے ہیں میرے پاس روزانہ، ان کی محبت کی بات ہے، میری عیادت کے لیے روزانہ آتے ہیں تقریباً، جب میں دیکھتا ہوں روز آتے ہیں ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ!......ان کی بھی صحت کی حفاظت فرما، یا اللہ!......ان کی جان کی بھی حفاظت فرما، یا اللہ ان کی جامعیت کی بھی حفاظت فرما، ان کے کارناموں کی حفاظت فرما، ان کی کتابوں کی، تصانیف کی حفاظت فرما، بہت دعائیں کرتا ہوں اور ہمیشہ رہیں گی ان شاء اللہ! ۔ مبارک ہو میں آپ حضرات کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ وفاق المدارس کی صدارت اور نظامت اللہ تعالیٰ نے ان عظیم شخصیتوں کو عطا فرمائی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کے بعد صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کی دعا کے ساتھ یہ خوب صورت اور یادگار نشست اختتام پذیر ہوئی۔

آئندہ کے صفحات میں آپ وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کا خطاب ملاحظہ فرمائیں۔ یہ خطاب محض ایک تقریر نہیں بلکہ ایک دردِ دل ہے، اس میں فکر وعمل کی اصلاح ہے، ہمارے دینی مدارس کے اصل مزاج و مذاق کی جھلک ہے، استاذ شاگرد کے باہمی تعلق کی خوشگوار یادیں ہیں، اس میں ان خصوصیات کا ذکر ہے جو آج کے مہتمم، استاذ اور طالب علم سے مطلوب ہیں۔ یہ خطاب اس قابل ہے کہ اسے نہ صرف پڑھا جائے بلکہ دینی مدارس کے اہل انتظام وانصرام طلبہ میں بھی اس کی خواندگی کا اہتمام فرمائیں اور اس میں جن امور کی اصلاح کی جانب توجہ دلائی گئی ہے؛ ان کی اصلاح کی فکر کی جائے۔

طلبہ کرام سے کچھ خاص خاص باتیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کا طلبہ دارالعلوم کراچی سے پہلا یادگار خصوصی خطاب

بتاریخ: ۳ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ/۱۰ اکتوبر ۲۰۲۱ء

ضبط وترتیب: محمد احمد حافظ

الحمدللّٰہ، الحمدللّٰہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ(آل عمران: ۷۹)

صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذٰلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین!

قابل صد احترام، صدر اجتماع مفتی اعظم پاکستان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، قابل صد احترام ذوالمجد والکرم میرے شیخ ومربی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وصدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان ونائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، قابل صد احترام حضرات اساتذہ کرام طلبہ عزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میری زندگی کا یادگار دن:

میرے لیے زندگی میں یہ یادگار اور سعادت کا عظیم دن اور لمحات ہیں کہ عالم اسلام اور اہل السنۃ والجماعت اور ملت اسلامیہ کی عظیم تاریخی قدیمی معیاری دینی واصلاحی مشہور ومعروف ومقبول دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں اس طرح اس انداز میں پہلی مرتبہ طلبہ کرام کی خدمت میں چند معروضات پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

میرے بارے میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ حضرت کا حسن ظن ہے، دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے حقیقت بنادے، وماذٰلک علی اللہ بعزیز، ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ یہ تواضعاً نہیں حقیقتاً عرض کررہا ہوں کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں یہ ان حضرات کی دعاؤں، توجہات

سرپرستی اور رہنمائی کا نتیجہ ہے۔

میرے استاذ مولانا محمد شریف کشمیریؒ:

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام آپ طلبہ نے یقیناً سنا ہوگا اور ان کی شخصیت سے بھی آپ واقف ہوں گے، جب ان کا انتقال ہوا تو خیر المدارس کی جامع مسجد ملتان میں طلبہ کو جمع کیا گیا، میرے استاذِ محترم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تعزیتی بیان میں فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں دو شخصیتیں ایسی دیکھیں کہ ان کو دیکھتے ہی ان کے چہرے پہ نگاہ پڑتے ہی یہ قسم کھالی جائے کہ انہوں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تو فرمایا قسم کھانے والا حانث نہیں ہوگا۔ ہم تمام طلبہ متوجہ ہوئے کونسی ایسی دو عظیم شخصیتیں ہیں جن کے بارے میں حضرت یہ فرمارہے ہیں؟! اور یہ بات حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جن کے حوالہ سے میں عرض کررہا ہوں یہ دارالعلوم دیوبند میں استاذ رہے، دارالعلوم دیوبند میں پڑھاتے رہے، ان کا اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اکٹھا تقرر ہوا، بلکہ ہمیں اپنا ایک واقعہ بطور لطیفہ سنایا کرتے کہ جب ہمارا دارالعلوم دیوبند میں تقرر بطور ''معین مدرس'' ہوا، تو ایک دن شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکوڑہ خٹک والے مجھ سے فرمانے لگے: مولوی محمد شریف!......دارالعلوم دیوبند والوں نے ہمیں پورا مدرس بھی نہیں رکھا جب کہ ہمیں دوسرے مدارس سے تو صدر مدرس بنانے کی پیشکش ہوئی تھی، شیخ الحدیث بنانے کی پیشکش ہوئی تھی۔ دارالعلوم دیوبند نے ہمیں پورا مدرس نہیں ''معین مدرس'' رکھا، انہوں نے تو ہمیں بہت ہی نیچا مرتبہ دیا۔ ہمارے استاد حضرت کشمیری صاحبؒ معقولات کے، منطق و فلسفہ کے بڑے ماہر تھے، تو فرمانے لگے میں نے کہا:

''مولانا عبدالحق صاحب اس میں دارالعلوم دیوبند کے اہتمام نے ہماری تو بڑی ہی عزت کی ہے، بڑا اونچا مقام ہمیں دیا ہے، بڑا اعزاز دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کیسے؟۔ میں نے کہا کہ معین کا معنیٰ ہوتا ہے مدد کرنے والا؛ اعانت کرنے والا؛ اعانت اور مدد کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی کسی کام میں پھنس جاتا ہے، وہ کام نہیں کرسکتا تو اس کی مدد کی جاتی ہے تو یہ بڑے بڑے مدرس جہاں پھنس جائیں گے ان سے کتاب کا جو مسئلہ حل نہیں ہوگا وہ ہم حل کریں گے۔ ہمیں تو ان سے بھی بڑا مرتبہ دیا گیا ہے ہمیں تو معین بنادیا گیا ہے۔'' تو حضرت کشمیریؒ نے کہا کہ میرے اس جواب سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مسکرائے بھی اور جو ان کا افسوس تھا وہ بھی ختم ہوگیا۔

تو یہ میرے استاد وہ ہیں جو حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھی استاد تھے، جو حضرت مولانا سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

کے بھی استاد تھے۔ان تمام حضرات نے دارالعلوم دیوبند میں ان سے پڑھا تھا۔تو وہ فرمانے لگے......فضیلت جزئی ہوتی ہےاس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جن دوا کا بر کا نام لیا باقیوں کانہیں یہ اپنا تاثر بھی ہوسکتا ہےاورفضیلت جزئی آپ پڑھتے رہتے ہیں......تو فرمایا کہ دوشخصیتیں میں نے اپنی زندگی میں ایسی دیکھیں کہ جن کے چہرے پرنظر پڑتے ہی اگر یہ قسم کھالی جائے کہ انہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا تو وہ قسم کھانے والا حانث نہیں ہوگا جھوٹا نہیں ہوگا،فرمایا ایک محدث العصر حضرت علامہ انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔فرمایا ان دونوں کے چہرے بتاتے تھے کہ انہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا۔

حضرت قاری طیب صاحبؒ کی محبوبیت اور انکساری:

حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ تشریف لے گئے وہاں حضرت کی آمد کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ دور دراز قرب وجوار سے زیارت کے لیے جمع ہوگئے۔لکھنؤ کے ایک نواب صاحب بھی حضرت قاری صاحب کی زیارت کے لیے پہنچے،حضرت قاری صاحب جس کمرے میں بیٹھے تھے حاضرین سے بھرا ہوا تھا اور قاری صاحب تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔تو وہ نواب صاحب دروازہ پر کھڑے ہوکر کہنے لگے:''جہاں شہد ہوتا ہے وہاں مکھیاں جمع ہوہی جاتی ہیں۔''

لکھنؤ کے لوگ صاحب زبان کہلاتے ہیں،اردو زبان سمجھیں کہ ان کی لونڈی ہے۔میں ایک مرتبہ ہندوستان گیا تو وہاں لکھنؤ کے رہنے والے ایک میزبان کے گھر میں ٹھہرا ہوا تھا،صبح ناشتے کے وقت ان کا ایک بچہ میرے پاس آیا،کہتا ہے:''انکل آج ابو نے بڑے بھائی کو بہت مارا،اتنا مارا اتنا مارا کہ گلاب کا پھول بنادیا۔''اب آپ دیکھیں کہ کیا تعبیر ہے۔ہم میں سے کوئی کہتا تو یہ کہتا کہ مار مار کے سور بنادیا،یا کہتا کہ لہولہان کردیا اور وہ کہتا ہے''اتنا مارا اتنا مارا کہ گلاب کا پھول بنادیا۔''یہ تعبیر ہوتی ہے۔

تو نواب صاحب آئے اور حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو کہنے لگے جہاں شہد ہوتا ہے وہاں مکھیاں جمع ہوہی جاتی ہیں،حضرت قاری صاحب کے کان میں یہ جملہ پڑ گیا اور حضرت قاری صاحب چونکہ بنے ہوئے تھے اور بنے بھی کہاں تھے؟ تھانہ بھون کی خانقاہ میں حکیم الامت حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ کے پاس۔خود فرماتے ہیں قاری صاحب کہ جب مجھے تھانہ بھون بھیجا گیا حضرت حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ نے مجھے فرمایا: طیب! تمہاری ڈیوٹی یہ ہے کہ جتنے بھی نمازی آیا کریں تم ان کی جوتیاں سیدھی کرکے رکھا کرو،تو کہنے لگے میرے دل میں آیا کہ میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم کا بیٹا،میں صاحبزادہ اور یہ کہ میں ان کا استاذ زادہ،ان کے استاد کا بیٹا،اس خاندان سے میرا تعلق ہے؛ انہوں نے یہ بھی خیال نہیں کیا میرے عزیز طلبہ کیا کہیں گے؟...... یہ صاحبزادگی کا خمار بڑا

خطرناک ہوتا ہے اور یہ صاحبزادوں کا شیطان بھی بڑا قوی ہوتا ہے، بہت مضبوط ہوتا ہے۔

ہم بھی صاحبزادے تھے لیکن......:

ہم بھی صاحبزادے تھے لیکن...... میں آپ کو اپنی آپ بیتی سناتا ہوں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ پورے طالب علمی کے زمانہ میں کبھی میرے دل میں یہ خناس نہیں آیا کہ میں ایک مہتمم کا بیٹا اور صاحبزادہ ہوں اور مہتمم بننے کے بعد کبھی یہ دماغ میں نہیں آیا کہ میں مہتمم ہوں۔ ان دونوں باتوں سے تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں اللہ نے مجھے محفوظ رکھا۔ کیا کسی طالب علم نے مار کھائی ہوگی جو میں نے مار کھائی ہے۔ میں نے اپنے استاذ حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی مار کھائی، دو سال گردان کی ایک سال میں نے بہت مار کھائی وہ مجھے کرسی لگاتے تھے دیوار کے ساتھ لگاتے تھے ٹانگیں سیدھی رکھنی ہیں اور دیوار کے ساتھ لگنا ہے، منزل سنانی ہے، غلطی پر ڈنڈے پڑتے تھے۔ آج میرے دل سے دعائیں نکلتی ہے کہ الحمدللہ جتنا قرآن یاد ہے وہ اسباب کے درجے میں حضرت قاری رحیم بخشؒ کی برکت سے ہے۔ قاری صاحب سے تو میں نے مار کھائی ہی، میں نے اپنے ابا جان سے بھی مار کھائی ہے۔ میں کہا کرتا ہوں جتنی مار ہم نے کھائی ہے آج اس کا سوواں حصہ کوئی شاگرد طالب علم مار نہیں کھا سکتا۔ لیکن الحمدللہ ہم نے وہ مار کھائی ہے۔

مجھے یاد ہے میرے ایک استاد مجھ سے ناراض ہو گئے اور کس بات پر ناراض ہوئے؟ دورہ حدیث کے سبق میں انہوں نے یہ شعر کسی مناسبت سے پڑھا کہ:

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

میں اگلی صف میں بیٹھتا تھا تو میں نے کہا: استاد جی! شعر میں ''اسی عطار کے لڑکے سے'' ہے یا ''اسی عطار کے لونڈے سے'' ہے؟، مطلب کہ لونڈے کا لفظ ہے یا لڑکے کا؟ بس اس پر وہ ناراض ہو گئے اور ناراض جو ہوئے تو ایسے کہ مجھ سے بولنا تک چھوڑ دیا۔ میرے ابا جی کو پتہ چل گیا، میرے ابا جی نے کہا: ''حنیف! تیرے استاد تجھ سے ناراض ہیں مجھے پتہ چلا ہے۔'' میں نے کہا جی ابا جی ناراض ہیں۔ کہنے لگے کس بات پہ ناراض ہیں؟ میں نے کہا انہوں نے ایک شعر پڑھا تھا میں نے صرف سمجھنے کے لیے پوچھا کہ شعر میں لفظ لڑکے ہے یا لونڈے ہے؟۔

تو فرمایا یہ ان کی طبیعت پہ گراں گزرا ہے، جب تک تیرا استاد تجھ سے راضی نہیں ہوگا میں بھی تجھ سے بات نہیں کروں گا۔ میرے والد صاحب نے مجھے ان کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں عشاء کے بعد گیا اور رات کے ایک بجے تک میں ان کی درسگاہ کے باہر کھڑا رہا، میں اندر نہیں گیا ان کی اجازت کے بغیر، وہ مطالعہ کر رہے تھے، اس دوران

ایک بج گیا، وہ بھی مطالعہ کرتے رہے، ان کو پتہ چل گیا کہ حنیف باہر کھڑا ہے، مگر انہوں نے بالکل پروانہیں کی، اپنے مطالعہ میں مگن رہے، بلکہ مطالعہ مزید لمبا کر دیا، ایک بجے تک تو نہیں کرتے ہوں گے، اس دن زیادہ لمبا کیا میری تنبیہ کے لیے، ایک بجے کے بعد جب باہر نکلے تو کہا کیوں کھڑا ہے؟ میں نے کہا معافی مانگنے آیا ہوں، ہاتھ باندھے ہوئے تھے، تو اندر بلا لیا، میں نے معافی مانگی وہ مجھ سے راضی ہوئے پھر میرے والد صاحب مجھ سے راضی ہوئے۔ پھر میرے ابا جی مجھ سے راضی ہوئے۔

میرے عزیز طلبہ!......الحمدللہ زمانہ طالب علمی میں کبھی دماغ میں یہ نہیں آیا کہ میں مہتمم کا بیٹا ہوں؛ میں صاحبزادہ ہوں اور اس کے بعد جب سے مہتمم بنا کبھی دماغ میں یہ نہیں آیا کہ میں مہتمم ہوں اور جب سے وفاق کی ذمہ داری آئی کبھی اس کی وجہ سے الحمدللہ یہ نہیں سوچا کہ میں تو بڑا افسر ہوں الحمدللہ یہ اللہ کا کرم ہے۔

حضرت قاری طیب صاحبؒ کی خانقاہ تھانہ بھون میں تربیت:

تو سنا رہا تھا کہ حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ بنے تھے خانقاہ تھانہ بھون میں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم جوتیاں سیدھی کیا کرو، تو حضرت کی طبیعت پر بوجھ تو ہوا ہوگا فطری طور پر لیکن شیخ کا حکم تھا، تو فرماتے ہیں قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں جوتے سیدھے کرتا تھا لیکن جو خراب ہوتے پرانے ہوتے جن پر مٹی لگی ہوئی ہوتی ان کو میں ہاتھ نہیں لگاتا تھا، جو نئے ہوتے صاف ہوتے ان کو میں سیدھا کر کے رکھتا تھا۔ ایک دن حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑ گئی، فرمایا: طیب!...... ''یہ کیا کر رہے ہو؟'' کہا حضرت آپ نے فرمایا تھا جوتے سیدھے کر رہا ہوں، فرمایا: ''میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ اچھے اچھے جوتے سیدھے کیا کرو میں نے مطلقاً کہا تھا، ان کو کیوں چھوڑ رہے ہو ان کو بھی ٹھیک کیا کرو، ان کو بھی سیدھا کیا کرو۔''

تو اس طرح بنے تھے حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ تو ان کو دیکھنے والے کیوں نہ کہیں کہ ان کے چہرے کو دیکھ کر قسم کھائی جائے تو حانث نہیں ہوگا۔ آپ دیکھئے اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ جب وہ نواب صاحب آئے اور انہوں نے کہا: ''شہد جہاں ہوتا ہے مکھیاں آ ہی جاتی ہیں۔''......تو حضرت قاری صاحب کے کان میں یہ جملہ پڑ گیا اور سوچا مجھے شہد بنا دیا ان کو مکھی بنا دیا یہ تشبیہ دی، میرا مرتبہ بڑا بلند کر دیا ان کو چھوٹا بنا دیا تو فوراً اپنی نگاہ اوپر اٹھا کے فرمایا:......''نواب صاحب! شہد کو بھی تو مکھیاں ہی بناتی ہیں شہد خود نہیں بن جاتا۔''

انسان اپنے والدین اور اساتذہ کی دعاؤں سے باکمال بنتا ہے:

وہ مکھیاں ہوتی ہیں جو مختلف درختوں اور پھلوں پہ جاتی ہے رس چوستی ہیں اکٹھی ہوتی ہیں تو پھر وہ شہد بنتا ہے۔ تو یاد رکھو جو جس مقام پر پہنچتا ہے وہ ماں باپ کی دعاؤں سے پہنچتا ہے وہ والدین کی دعاؤں سے پہنچتا ہے وہ اساتذہ کی

محنت،توجہ اور دعاؤں سے پہنچتا ہے وہ اکابر واسلاف کی محنتوں سے پہنچتا ہے آج ہم جس مقام اور مرتبے پر بھی ہیں، لوگ کہتے ہیں یہ اچھا کام کر رہے ہیں یہ ہمارا کمال نہیں وہ ان کا کمال ہے وہ ان حضرات کا کمال ہے۔ میں خوش نصیب ہوں کہ مجھے جو استاد ملے وہ بھی عظیم ملے، میں یہ باتیں اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ آپ میں سے ہر ایک نے استاذ بننا ہے، میرے مخاطب اساتذہ نہیں ہیں، میں نے آغاز کلام میں ان کا نام برکت کے لیے لیا، جیسے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْئٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہ میں اللہ کا نام بطور تبرک کے ہے، تو میں نے برکت کے لیے نام لیا ہے، ورنہ مخاطب تو آپ طلبہ ہیں۔ ان شاء اللہ کل کو آپ استاد بھی بنیں گے معلم بھی بنیں گے اس لیے آپ سے یہ سب باتیں کہہ رہا ہوں۔

میرے استاذ حضرت قاری رحیم بخشؒ:

مجھے ایسے حضرات ملے، میرے استاذ حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کو آپ میں سے بہت سے حضرات جانتے ہیں۔ انہوں نے چالیس سال جامعہ خیر المدارس میں قرآن پاک پڑھایا، قرآن ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا عمرے پر یا حج پر جاتے تھے، اگر وہ مدرسہ کی پڑھائی کا وقت ہوتا اس دن بھی چھٹی نہیں کرتے تھے گھر سے نہیں درسگاہ سے عمرہ کے سفر پر جاتے تھے۔ عمرے اور حج سے واپس آتے اور ملتان ٹرین یا جہاز سے ایسے وقت میں پہنچتے کہ پڑھائی کا وقت ہے تو وہاں سے گھر نہیں جاتے تھے؛ سیدھے درسگاہ میں آتے تھے۔ عام معمول میں کبھی ایک منٹ کی تاخیر نہیں، مدرسہ سات بجے شروع ہوتا تھا وہ ساڑھے چھ، چھ بجے درسگاہ میں ہوتے تھے۔ دو کلومیٹر دور اپنے گھر سے سائیکل پر آتے تھے۔ گھر سے مدرسے کا دو کلومیٹر کا فاصلہ تھا۔ ہم کئی مرتبہ سوچتے تھے کہ آج بارش ہے آندھی ہے آج تو قاری صاحب دیر سے آئیں گے، آج ذرا ہم بھی دیر سے جائیں گے ؛لیکن جب ہم درسگاہ پہنچتے تو قاری صاحب پہلے سے موجود ہوتے تھے۔ طالب علم بیمار ہوتا تو فرماتے اگر تندرست ہونا ہے تو درسگاہ میں آجاؤ اور اگر بیمار رہنا ہے تو کمرے میں پڑے رہو، اس طرح کا حال تھا۔

میرے والد صاحب کو حضرت نے خط لکھا کہ میری تنخواہ کم ہے میرا اس تنخواہ میں گزارا نہیں ہوتا، میری تنخواہ میں اضافہ کر دیں، وہ خط میرے پاس موجود ہے؛ میں نے پڑھا ہے، تو والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا حضرت اگر آپ کی تنخواہ بڑھائیں گے تو باقی اساتذہ کی بھی بڑھانی پڑے گی، مدرسہ میں اتنی ابھی گنجائش نہیں ہے اس لیے درخواست ہے کہ آپ اسی میں گزارا کر لیں، تو قاری صاحب نے کہا نہیں بھائی میرا گزارا نہیں ہوتا میری تنخواہ میں کچھ اضافہ کرو۔ قاری صاحب کو بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ ایک دن خیر المدارس پڑھانے نہ آئیں یہ منتیں کر کے آپ کو لائیں گے اور جتنی تنخواہ آپ کی اس وقت ہے اس سے ڈبل تنخواہ آپ کو دیں گے، اس لیے کہ آپ تو

جنگل میں بھی بیٹھ جائیں تو شاگرد آجائیں گے، مگر میں بتاؤں کہ کیا پیارا جملہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، یہ ہم اساتذہ کے لیے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا:...... ''تنخواہ میرے اور مہتمم کے درمیان معاملہ ہے اور بچوں کو پڑھانا یہ میرے اور اللہ کے درمیان معاملہ ہے۔ مدرسہ کے اہتمام کے ساتھ میرا جو معاملہ ہے میں اس کی وجہ سے اپنا وہ معاملہ خراب نہیں کرسکتا جو میرے اور اللہ کے درمیان ہے۔'' پڑھانے کے لیے ویسے ہی آتے رہے۔

جب میں خیرالمدارس کا مہتمم بنا بیس سال کی میری عمر تھی۔ جیسے حضرت نے فرمایا یہ حضرات ہی بنانے والے تھے۔ مجھے پیغام بھیجتے تھے حنیف! میں نے آپ کو ملنا ہے کیا میں آپ کے دفتر اہتمام میں آسکتا ہوں آپ فارغ ہیں؟ مصروف تو نہیں ہیں میں دوڑتا ہوا جاتا اور کہتا حضرت آپ ایسا نہ کیا کریں آپ میرے استاد ہیں۔

ہمارے قاری صاحب ہاتھ کی گھڑی کو پسند نہیں کیا کرتے تھے خود بھی جیب کی گھڑی استعمال کرتے تھے، آپ یقین کریں کہ ہم ہاتھ پہ گھڑی لگا کر قاری صاحب کے پاس جا نہیں سکتے تھے۔ میں مہتمم بننے کے بعد بھی جب ان کی خدمت میں جاتا تھا پہلے گھڑی اتار کر جیب میں ڈالتا تھا پھر ان کی خدمت میں جاتا تھا۔ جب میں ان کی درسگاہ میں جاتا تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے۔ میں کہتا حضرت میں آپ کے سامنے بیٹھوں گا تو فرماتے: ''حنیف!......اگر ہم تمہاری عزت نہیں کریں گے تو یہ باقی اساتذہ کہاں کریں گے؟!۔'' یہ لوگ تھے جو اخلاص کے مجسم تھے، مجھے ایسے اساتذہ ملے۔

میری دو نازک ذمہ داریاں:

میری دو ذمہ داریاں ہیں ایک خیرالمدارس کی اور ایک وفاق المدارس کی۔ مجھے خیرالمدارس میں بھی ایسے اساتذہ ملے حالانکہ آپ سوچیے کہ میں شاگرد ہوں۔ آج تو برابر کے اور شاگردوں کے ساتھ مدرسہ چلانا مشکل ہے۔ استادوں کے ساتھ چلانا کہاں آسان ہوگا؟ چھوٹوں کے ساتھ مدرسہ چلانا مشکل ہے، برابر کی عمر والوں کے ساتھ مدرسہ چلانا مشکل ہے، اپنے سے بڑوں کے ساتھ مدرسہ چلانا کیسے آسان ہوگا؟ مجھ سے کئی طلبہ پوچھتے ہیں کہ آپ بیس سال کی عمر میں مہتمم بنے ہیں، آپ نے اپنی سند پر خود دستخط کیے ہیں اور خیرالمدارس نے ظاہراً اس دور میں ترقی کی اس کی وجہ کیا ہے؟ تو میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنے بڑوں کو بڑا سمجھا اور بڑوں کے مشورے کے بغیر میں نے کوئی کام نہیں کیا، بس آدمی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھے اور اپنے بڑوں کو بڑا سمجھے اور مشوروں کے بغیر نہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی اور مدد فرماتے ہیں۔

وفاق المدارس سے میرے تعلق کے بیالیس برس:

وفاق میں کون لوگ ملے، وفاق المدارس میں جب میں آیا تو صدر تھے حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ

علیہ، ان کے ساتھ تھوڑا وقت گزرا، کچھ عرصہ کے بعد وہ اللہ کو پیارے ہوگئے، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ناظم اعلیٰ تھے اور مجھے ان کے ساتھ ان کی نظامت علیا کے سال دو سال ڈیڑھ سال کا وقت ملا۔ حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوگئے، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر بن گئے، پھر ناظم اعلیٰ تھے مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم، ان کے بعد ناظم اعلیٰ بن گئے مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ مگر ان دونوں بزرگوں کا زمانہ تھوڑا تھا، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب ناظم اعلیٰ تھے تو اسی وقت انہوں نے مجھے مجلس عاملہ میں لے لیا تھا۔۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء میں اب ۱۴۴۳ھ جا رہا ہے۔ وفاق سے میری وابستگی کو بیالیس سال ہوگئے ہیں، پہلے بطور رکن عاملہ تعلق رہا، پھر حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ نے مجھے نائب صدر بنا دیا، کیوں کہ حضرت صدر تھے اور صدر اور ناظم اعلیٰ دونوں کراچی میں تھے۔ مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ تھے، حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ صدر تھے اور پھر ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ تھے، دونوں کا تعلق کراچی سے تھا دفتر ملتان میں تھا۔ اس وقت دفتر کا نظام اتنا کمزور تھا کہ ہم اپنے ملازمین کو تنخواہیں مدرسہ سے قرضہ لے کر دیا کرتے تھے کئی مرتبہ حضرت نے قرضہ دیا، کئی مرتبہ بنوری ٹاؤن نے قرض دیا، کئی مرتبہ خیر المدارس نے قرض دیا، تو ہم قرض سے وفاق کا نظام چلاتے تھے، تو حضرت نے مجھے کہا حنیف تو نائب صدر ہے اور تجھے اختیارات بھی دیتا ہوں اپنے اختیارات دیے، حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ سے فرمایا، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ سے کہا کہ تم ناظم اعلیٰ ہو کراچی رہتے ہو، تمہارے اختیارات بھی حنیف استعمال کرے گا اور اس کو میں اختیار دیتا ہوں۔ یہ ان کا اعتماد تھا، میں تقریباً نو سال سے زائد عرصہ تقریباً دس سال نائب صدر وفاق کا رہا۔ اس کے بعد جب ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید ہوگئے تو حضرت نے مجھے ناظم اعلیٰ بنایا، میری کم عمری تھی، مجھے ناظم اعلیٰ بنا دیا پچھلے پچیس چھبیس سال سے میں ناظم اعلیٰ؛ دس سال بطور نائب صدر پینتیس سال اور اس کے علاوہ باقی عرصہ بطور رکن عاملہ، اس طرح بیالیس سال میرے وفاق کے ساتھ گزرے ہیں۔ میں نے الحمد للہ یہ دیکھا کہ وفاق کے نظام کو حضرت نے درست فرمایا، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قریہ قریہ بستی بستی گاؤں گاؤں جا کر مدارس کو وفاق کی اہمیت بتائی، ان کا وفاق سے الحاق کروایا۔ میں ان کے ساتھ ہوتا تھا؛ حضرت نے اس وفاق کو پورے ملک میں پھیلا دیا، پھر جن لوگوں نے ہماری سرپرستی کی ان میں حضرت مولانا مفتی رفیع صاحب دامت برکاتہم سرِفہرست ہیں، اللہ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے ......آمین کہو بلند آواز سے...... ہمارے نزدیک نماز میں اونچی آواز میں آمین نہیں کہنا چاہئے مگر اس موقع پر اونچی آواز سے آمین کہنی چاہئے ......صحت اور قوت کے ساتھ اللہ ان کی عمر دراز فرمائے، ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم دائم رکھے، یہ دار العلوم آپ نے دیکھا کہ حضرت کی خصوصی توجہ سے

مثالی اور ماڈل ادارہ بنا، وفاق کے اندر بھی حضرت نے بہت بڑا کردار ادا کیا اور میرے مربی اور شیخ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بھی اگر چہ ضابطہ کا تعلق پہلے وفاق سے نہیں تھا رابطہ کا تھا اور اب الحمدللہ رابطہ کا بھی بن گیا ضابطہ کا بھی بن گیا۔ حضرت کا بھی تعلق رابطہ کا یہ ہوتا تھا کہ جب کوئی مسئلہ آتا تو حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے فرماتے اور حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے فرماتے (کیوں کہ عملاً میں کام کرتا تھا) کہ حنیف! مفتی محمد رفیع صاحب سے مفتی محمد تقی صاحب سے مشورہ کرو، جب کوئی مسئلہ آتا ان دونوں حضرات کی رائے کو سب سے زیادہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہمیت دیتے تھے۔ آخر عمر میں بھی تمام معاملات حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات کے سپرد کر دیے تھے تو اگر چہ حضرت مفتی رفیع صاحب نائب صدر تھے مگر کام صدر والا کرتے تھے، ہمارے حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم مجلس عاملہ میں بھی نہیں تھے مگر وفاق کے کاموں میں رہنمائی فرماتے تھے۔

میری دیرینہ خواہش اور حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم کا انتخاب:

میں یہ دعا کرتا تھا حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بھی اور ان کے ضعف کے زمانہ میں بھی کہ یا اللہ!...... ہمیں آئندہ ایسا صدر عطا فرما جو اس کام کو مزید آگے لے جائے، تو اللہ نے اس کوشش اور خواہش کو پورا کیا اور حضرت کی شکل میں یہ خواہش پوری ہوئی، حضرت مفتی محمد تقی صاحب الحمدللہ وفاق کے آٹھویں صدر بن گئے، اس کے پہلے صدر حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ میرے جدامجد، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ یہ سات حضرات پہلے صدر بنے، اب آٹھویں صدر حضرت بنے ہیں۔ یہ بھی عرض کر دوں کہ حضرت کو وفاق کی ضرورت نہیں وفاق کو حضرت کی ضرورت ہے...... سبحان اللہ! ۔ حضرت تو مانتے ہی نہیں تھے، میں منتیں کرتا رہا اور پھر مجھے طریقے بھی آتے ہیں، مجھے کتاب الحیل یاد ہے، تو میں نے کہا اگر آپ نہیں مانیں گے تو میں حضرت مفتی رفیع صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ حکماً ان سے کہیں کہ مان جائیں، اور حضرت کی بات کو حضرت مفتی تقی صاحب رد نہیں کر سکتے، تو حضرت مفتی رفیع صاحب نے ایک موقع پر فرمایا مفتی تقی صاحب کو کہ میں آپ سے حکماً کہتا ہوں کہ آپ وفاق کی صدارت کی ذمہ داری سے انکار نہ کریں۔ یہ میں حضرت کی موجودگی میں اس لیے کہہ رہا ہوں تا کہ گواہی ہو جائے اور میری یہ بات پکی ہو جائے۔ میں دعائیں کرتا تھا، اب میری کوشش اور خواہش یہ تھی کہ وفاق کی روایت یہ ہے کہ کبھی وفاق کے صدر اور ناظم اعلیٰ کے لیے انتخاب نہیں ہوا، نام آتا ہے سب متفقہ طور پر کسی شخصیت کو صدر اور ناظم اعلیٰ

بنا لیتے ہیں تو میرا دل چاہتا تھا کہ حضرت مفتی محمد تقی صاحب کا انتخاب بھی بلا مقابلہ ہو، متفقہ طور پر ان کا انتخاب ہو اور سارے بیک زبان کہہ دیں کہ ہم نے ان ہی کو صدر رکھنا ہے۔ الحمدللہ اس کے لیے رابطے ہوئے محنت ہوئی اور اللہ جزائے خیر دے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور بہت سے حضرات کو جنہوں نے اپنے مشوروں میں طے کیا اور حضرت کا نام مجلس عمومی میں پیش کیا تو حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے آپ کا نام پیش کیا اور پورے مجمع نے کھڑے ہو کر تائید کی، سب نے اعتماد کا اظہار کیا۔

میں اب بس دو تین باتیں کر کے ختم کروں گا کیوں کہ حضرت کا مجھے حکم ہے کہ اونچا نہیں بولنا، لمبا نہیں بولنا لیکن حکیم کہا کرتا ہے، شوگر والے کو کہتا ہے آم نہ کھا لیکن خود اگر حکیم موجود ہو تو شوگر والے کو کہتا ہے کھالے، تو حضرت نے مجھے فرمایا بیان کر دے اب میں آپ طالب علموں سے ایک دو باتیں کر دوں، تو الحمدللہ حضرت کے صدر منتخب ہونے پر پوری دنیا میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس انتخاب کو لاجواب بنا دیا، ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اب وفاق مزید ترقی کرے گا......ان شاء اللہ!۔ ہمارے مدارس ترقی کریں گے، مستحکم ہوں گے۔ ہر ایک کے دل کی آواز یہ ہوئی اور اتنی خوشی کی لہر دوڑی کہ مجھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے فون کیا مبارک باد دی حضرت کے صدر بننے پر اور یہ جملہ کہا: ''مولوی حنیف! یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اب وفاق المدارس، مدارس اور اہل السنہ والجماعت کی طرف متوجہ ہوگئی ہے۔'' یہ جملہ فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے، حضرت مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہم ہمارے وفاق کے سرپرست ہیں، انہوں نے انگلی پکڑ کر ہمیں چلایا ہے، آج جو کچھ ہے ان کی برکت سے ہے، ہمارا کوئی کمال نہیں ہے۔

طلبہ کرام سے چند ضروری باتیں:

آپ طلبہ سے میں چند ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ ہمارے مدارس میں یہ خوش آئند بات ہے کہ ہر سال تعداد بڑھتی جا رہی ہے، طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، کمیت میں اضافہ ہو رہا ہے مگر میرے عزیز طلبہ: کیفیت میں کمی آ رہی ہے، کمیت......مقدار بڑھ رہی ہے۔ ایک مدرسہ کے مہتمم صاحب نے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ حضرت اس سال مدرسہ میں ماشاء اللہ اتنے طلبہ ہیں، پچھلے سال سے تعداد زیادہ ہے۔ تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا: ''خوشی ہوئی مبارک ہو مگر اس سے زیادہ خوشی ہوتی کہ اگر آپ کیفیت بھی لکھ دیتے۔''

طلبہ کی شکایات بڑھ رہی ہیں:

میں ایک عرصہ سے وفاق کا ناظم اعلیٰ ہوں، حضرت مولانا راحت علی ہاشمی صاحب دامت برکاتہم یہ ہماری امتحانی

کمیٹی میں ہیں، اور مولانا محمد یونس صاحب، اور اس سے پہلے حضرت مولانا افتخار صاحب اور دیگر کئی حضرات وفاق کے پرچے دیکھتے رہے۔ ان میں سے حضرت مولانا راحت علی ہاشمی، مولانا یونس صاحب کی معلومات تازہ ہیں، یہ تائید کریں گے کہ اب ہمارے پاس شکایات میں اضافہ ہو رہا ہے، طالب علموں کے نقل کے واقعات پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ امتحان میں اس نے نقل لگانے کی کوشش کی، نقل پکڑی گئی، یا ایک طالب علم دوسرے کی جگہ امتحان دے رہا ہے، اس شکایت میں اضافہ کہ داڑھی کٹواتا ہے مقطوع اللحیہ ہے، کیوں کہ مقطوع اللحیہ وفاق کے ضابطہ میں امتحان نہیں دے سکتا اہل نہیں ہے دے بھی دے تو وفاق کے نتیجہ میں کالعدم ہو جاتا ہے، مقطوع اللحیہ کی شکایت ہے کہ یہ طالب علم داڑھی کٹواتا ہے، یہ طالب علم نقل لگا رہا تھا، اس سے نقل پکڑی گئی، یہ طالب علم پرائیویٹ کسی اور مدرسہ میں، حالانکہ وفاق ریگولر طالب علم کا امتحان لیتا ہے، یہ پڑھتا نہیں تھا داخلہ بھیج دیا، اسی طرح ایک کی جگہ دوسرا طالب علم امتحان دینے کی کوشش کر رہا ہے، یہ شکایتیں میرے عزیز طلبہ کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو رہی ہیں، یہ کیوں ہو رہی ہیں، یہ اس لیے ہو رہی ہیں کہ اب ہماری توجہ پڑھنے کی طرف کم ہے، جب ہم محنت سے پڑھیں گے نتیجہ اچھا آئے گا۔ آج ہمارے لیے سب سے بڑا خطرہ اور سب سے بڑا چیلنج یہ ہے...... ہمارے حضرت فرمایا کرتے ہیں، حضرت کے مواعظ میں موجود ہے حقیقت پر مبنی ہے، حضرت نے فرمایا ہمارا جو مدرسہ ہے دین کا مدرسہ تین چیزوں کا نام ہے استاد شاگرد کتاب، ان تین چیزوں کا نام مدرسہ ہے......

ان ہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زباں میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں
چراغ میرا ہے رات ان کی

مدرسہ تین چیزوں کا نام ہے:

میرے عزیز طلبہ!...... مدرسہ تین چیزوں کا نام ہے استاذ، شاگرد، کتاب۔ دارالعلوم دیوبند کسی عمارت سے شروع نہیں ہوا تھا، انار کے درخت کے نیچے استاد ملا محمود کے سامنے شاگرد محمود کتاب لے کر بیٹھے اللہ نے اسی کو دارالعلوم بنا دیا۔

حضور علیہ السلام کا مدرسہ مسجد نبوی میں صفہ چبوترے پر تھا، چبوترے کی کوئی بلڈنگ تھوڑی تھی؟ چھت بھی ٹپکتی تھی وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم استاد ہیں صحابہ شاگرد ہیں، قرآن لے کر بیٹھے ہیں، اللہ نے صفہ کی روشنی پورے عالم میں پھیلا دی۔ تو مدرسہ استاد شاگرد اور کتاب کا نام ہے، استاد کا شاگرد کا کتاب کا تعلق جتنا مضبوط ہوگا مدرسہ مضبوط ہوگا،

جتنا مدرسہ مضبوط ہوگا وفاق مضبوط ہوگا، جتنا یہ تعلق کمزور ہوگا، مدرسہ کمزور ہوگا مدرسہ کمزور ہوگا وفاق کمزور ہوجائے گا۔اس لیے میرے عزیز طلبہ......اب آپ کا میرا تعلق کتاب سے کم، استاد سے کم، مدرسہ سے کم......موبائل سے زیادہ ہے،اب ہمارے ہاتھ میں چوبیس گھنٹے یہ موبائل رہتا ہے۔

اپنا رشتہ موبائل کی بجائے کتاب سے مضبوط کیجیے:

میرے عزیز طلبہ:...... جائزہ لینا کہ ہاتھوں میں کتاب زیادہ وقت ہوتی ہے یا موبائل زیادہ دیر ہوتا ہے؟!، استاذ سے ہمارا رابطہ زیادہ ہوتا یا دوستوں سے رابطہ زیادہ ہوتا ہے؟، ہر برائی اس موبائل میں موجود ہے، ہر بے حیائی اس میں موجود ہے۔اس سے حتی الامکان بچیں،ضرورت کے درجے میں استعمال کریں۔

میرے عزیز طلبہ:...... جب آپ اپنے وقت کو قیمتی بنائیں گے اور تعلیم کے حصول پر خرچ کریں گے تو پھر آپ کو وفاق کے امتحان میں اور دار العلوم کے امتحان میں دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، آپ کو کسی الہام کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا، آپ کو کسی نقل کی ضرورت نہیں ہوگی اگر آپ کا پورا سال کتاب اور استاد سے رشتہ مضبوط ہوگا، اور اگر آپ کا رشتہ اس موبائل سے زیادہ رہا، فضول مصروفیات سے رشتہ رہا تو پھر آپ امتحان میں دائیں دیکھیں گے، بائیں دیکھیں گے، آگے دیکھیں گے، پیچھے دیکھیں گے، اشارے کریں گے، اور نقل کی کوشش کریں گے کیوں کہ آپ کا رشتہ کتاب سے کمزور ہو گیا تھا۔

اپنا رشتہ استاذ کے ساتھ مضبوط کیجیے:

میرے عزیز طلبہ:......اپنے استاذ سے، اپنی کتاب سے رشتہ مضبوط کریں، ہمارے استاد حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے استاذ حضرت افغانیؒ سے کئی کتابیں پڑھی ہیں، وہ جب گھر جا رہے ہوتے میں ساتھ ساتھ جاتا تھا، راستہ میں پڑھتا تھا، صبح جب آتا تھا میں پہلے پہنچ جاتا تھا، آتے ہوئے میں ان سے پڑھا کرتا تھا...... پہلے تو یہ ہوا کرتا تھا اور اب کیا ہے؟ استاد کی شاگرد سے ملاقات صرف درسگاہ میں ہوتی ہے، آگے پیچھے بہت کم ہوتی ہے دار العلوم اور کئی ادارے تو مستثنیٰ ہیں۔

مدرسہ کی تعلیم میں کمی رہ گئی تو وہ تا عمر دور نہیں ہوگی:

تو میرے عزیز طلبہ:......وفاق مدرسوں کا نام ہے اور مدرسہ کتاب استاد شاگرد کا نام ہے۔استاد بمنزلہ روحانی والد کے ہے اور کتاب بمنزلہ خوراک کے ہے اور یہ مدرسہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جو بچہ ماں کے پیٹ میں نابینا ہو وہ پیدا ہونے کے بعد نابینا ہوگا یا بینائی آجائے گی؟......بولو اگر ماں کے پیٹ میں وہ لنگڑا ہے تو پیدا ہونے کے بعد ساری عمر لنگڑا رہے گا یا نہیں رہے گا؟ اگر اس کے اعضاء ناقص ہیں تو ناقص رہیں گے کہ نہیں؟!۔

جس طرح ماں کے پیٹ میں بچہ کامل تو پیدا ہونے کے بعد کامل، اگر ماں کے پیٹ میں بھی ناقص تو پھر بعد میں بھی پوری عمر ناقص رہے گا۔ اسی طرح سمجھ لو یہ مدرسہ بھی ماں کے پیٹ کی طرح ہے، اگر یہاں اعراب نہ آئے کتاب کی عبارت صحیح پڑھنی نہیں آئی تو پھر یہاں سے فارغ ہونے کے بعد کبھی عبارت صحیح پڑھنی نہیں آئے گی، جو کمزوری یہاں رہ جائے گی وہ ساری عمر رہے گی، جیسے بچہ ماں کے پیٹ میں اگر عیب دار ہو تو وہ عیب ساری عمر رہتا ہے، نقص ہو تو ساری عمر وہ نقص رہتا ہے؛ اگر مدرسہ کے اندر رہ کر بھی کوئی کمی رہ گئی آپ کی پڑھائی میں تو وہ ساری عمر رہے گی۔

اپنے اندر اخلاص پیدا کریں:

اس لیے میں ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہوں کہ اپنی توجہ پڑھائی کی طرف کرلو اور اس کے لیے ایک تو اللہ کی رضا کے لیے پڑھو، اخلاص کے ساتھ پڑھو، یہ مت سوچو کہ میں سند لے کر ملازمت کروں گا اور تنخواہ ملے گی...... وہ خود بخود مل جائے گی یہاں کتنے حضرات ہیں جو خدمت بھی کر رہے ہیں تنخواہ بھی نہیں لیتے مفت پڑھا رہے ہیں؛ تو کیا اللہ نے ان کو روزگار نہیں دیا؟ اتنا دیا کہ وہ آگے بھاگتے ہیں دنیا ان کے پیچھے بھاگتی ہے، اور حدیث کی حقانیت ان کو صاف نظر آتی ہے۔ ایک جملہ یاد رکھئے اگر جہالت کا سمندر ہو یہ تشبیہ کے لیے کہہ رہا ہوں آپ کے کراچی میں سمندر ہے دیکھتے ہو اگر یوں سمجھ لو جہالت سمندر کی شکل میں ہو اور علم کے دو قطرے ہوں تو علم کے دو قطرے جہالت کے سمندر سے بھی زیادہ قیمتی ہیں اور اگر علم کا سمندر ہو اور آپ کے پاس عمل کے دو قطرے ہوں تو عمل کے دو قطرے علم کے سمندر سے زیادہ قیمتی ہیں، اور اگر عمل کا سمندر ہو اخلاص کے دو قطرے ہوں تو اخلاص کے دو قطرے عمل کے سمندر سے زیادہ قیمتی ہے۔ یہ دارالعلوم کا وجود اخلاص کی نشانی ہے، جنگل میں تھا، رات گزارنی مشکل ہوتی تھی، آج اللہ نے کیسا بنا دیا۔

اخلاص، تقویٰ، ادب اور دعا طالب علم کا زادِ راہ ہے:

تو میرے عزیز طلبہ!...... اخلاص اور دوسرا تقویٰ، یعنی گناہ سے بچیں گے تو ہمیں علم کا نور آئے گا اور تیسری چیز محنت ...... محنت کے بغیر نہیں آتی کتاب اور چوتھی چیز ادب ہے۔ جب تک ادب، استاد کا، کتاب کا، مدرسہ کے چوکیدار کا بھی در و دیوار کا بھی نہیں ہوگا علم نہیں آئے گا اور ایک اہم چیز دعا ہے، دعاؤں سے علم بھی آتا ہے دعا کرو گے مانگو گے اللہ نے حضور کو دعا سکھائی ہے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا کتاب العلم میں اور متوجہ کیا ہے کہ دعا کے بغیر علم نہیں آتا، دعا بھی مانگا کرو، اللہ سے مانگا کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو رئیس المفسرین بنے تو دعا کی وجہ سے بنے، اور دعا کیوں ملی ان کے ادب اور خدمت کی وجہ سے ملی۔

لہٰذا میرے عزیز طلبہ!...... اللہ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دار العلوم کے اساتذہ کو میں مبارک دیتا ہوں حضرت کو مبارک دیتا ہوں کہ الحمدللہ دار العلوم وہ ادارہ ہے جو وفاق المدارس میں کئی برسوں سے سب سے زیادہ پوزیشنیں لے جاتا ہے۔ سب سے زیادہ ماشاءاللہ پوزیشنیں لیتا ہے۔ اس پر میں آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں لیکن اب آپ کے ساتھ ان شاءاللہ اور مدرسے بھی مقابلہ کریں گے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ وفاق وہ عظیم ادارہ ہے کہ باقی جگہوں پر تو بورڈ میں بھی، میٹرک میں ڈویژن یا ضلع کی حد تک مقابلہ ہوتا ہے وفاق میں جب کوئی امتحان دیتا ہے تو اس کا مقابلہ پورے پاکستان کے طالب علموں سے ہوتا ہے۔

دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ اس وفاق کو مزید مضبوط کرے۔ وفاق تب مضبوط ہوگا جب مدرسہ مضبوط ہوگا اور مدرسہ تب مضبوط ہوگا جب استاد شاگرد کتاب کا تعلق مضبوط ہوگا۔

میں معافی چاہتا ہوں، ان اکابر کو سبق سنایا ہے اس نیت سے کہ غلطی ہوگی تو اصلاح فرمادیں گے، جب حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے ان کا بڑا جنازہ تھا، وہ میرے وہ استاد تھے جو مجھے روکا ٹوکا کرتے تھے، ایک دن مجھے کہنے لگے:

''حنیف!...... یہ فلاں جماعت کے سربراہ تجھے ملنے کے لیے آتے ہیں مدرسہ میں ان کا آنا مدرسہ کے تعلیمی ماحول کے لیے اچھا نہیں ہے، تو ان کو باہر جاکے مل آیا کر، ان کو یہاں نہ بلایا کر۔''

میں نے کہا حضرت اچھا، اس کے بعد جب بھی ان کا پیغام آتا کہ میں نے آنا ہے، میں کہتا میں خود حاضر ہوجاؤں گا آپ کو تکلیف ہوگی تو میں ان کو ملنے چلا جاتا تو جب ان کا جنازہ تھا تو میں نے ان کے جنازہ میں کہا کہ مجھے اس بات کا دکھ ہے کہ مجھے روکنے اور ٹوکنے والا دنیا سے چلا گیا ہے۔ تو یقین کرو ہماری کوئی تعریف کرے ہمیں اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی ہماری کوئی اصلاح کرے ہمیں اتنی خوشی ہوتی ہے تو اس لیے میں نے سبق سنایا۔ یہاں مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب موجود ہیں، بڑے بڑے اساتذہ اکابر موجود ہیں، یہ حضرات موجود ہیں، تو ان کا وجود بھی اللہ کی نعمت ہے، ان کا چارپائی پر لیٹا ہونا بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کا سایہ صحت کے ساتھ عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ یہ گستاخی میں نے اس لیے کی کہ غلطی ہوگی تو اصلاح فرمادیں گے......

وما علینا الا البلاغ المبین!۔

☆......☆......☆

تذکیر وموعظت

سنن ابی داود کی کتاب الادب......ایک طائرانہ جائزہ

مولانا محمد طاہر سورتی

اس بے علم کو محض توفیق ایزدی اور فضل الٰہی کی بدولت تقریبا پچھلے گیارہ سال سے سنن ابی داود کی تدریس کی سعادت حاصل ہے ......فالحمد للہ علی ذلک!۔ کتاب الادب سنن ابی داوود کے اخیر میں ہے۔لیکن میں اس کے مضامین ومندرجات کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر گزشتہ چند برسوں سے اسے سب سے پہلے پڑھاتا ہوں،اور کوشش کرتا ہوں کہ اس کے مضامین پوری وضاحت کے ساتھ طلبہ کے سامنے آجائیں تاکہ عمل کا شوق پیدا ہوکر میرے اوران کے لئے عمل کرنا آسان ہو جائے۔تمہیدی گفتگو میں، میں نے طلبہ سے علاوہ دیگر باتوں کے یہ بھی عرض کیا کہ:

۱......عموما یہ سمجھا جاتا ہے کہ مصنفین الاہم فالاہم کے اصول پر اپنی کتابوں میں مضامین پروتے ہیں۔اگراس زاویے سے دیکھا جائے تو 'کتاب الادب' کی اہمیت کم معلوم ہوتی ہے کہ وہ سب سے آخر میں ہے۔اس وجہ سے میرا وجدان یہ ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے مدنظر غالباً یہ ہونا چاہئے کہ سب سے آخر میں انسان کو جو بات کہی جاتی ہے،اسے اس کا یادرکھنا آسان ہوتا ہے،اور چوں کہ کتاب الادب کے مضامین انتہائی اہمیت کے حامل ہیں؛حضرت یہ چاہتے ہیں کہ متعلم انہیں بخوبی ذہن نشین کرلے تاکہ عمل کرنا آسان رہے۔

۲......نیز وصیت عموما لوگ حیات کے آخر میں کرتے ہیں جس میں اہم ترین امور کی جانب توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔

یہ تو وہ باتیں ہیں جو گزشتہ سالوں میں بھی طلبہ کے گوش گزار کیں۔لیکن امسال کسی طالبِ صادق کی برکت سے عین درس کے دوران دو نکتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہوئے۔وہی اس مضمون کا سبب نزول ہیں،اوروہ یہ ہیں:

۱......میں نے طلبہ سے کہا کہ دیکھئے: نماز زکوۃ،روزہ حج بیع وشرا وغیرہ امور تو وہ ہیں جن سے ہر شخص کو سابقہ پڑنا ضروری نہیں۔زکوٰۃ کے مسائل کی ضرورت انہی لوگوں کو ہے،جن پر وہ فرض ہے۔اور ایسے لوگ کم ہوتے ہیں،جب کہ ادب ایک ایسی چیز ہے جس کی ضرورت ہر کس وناکس کو ہے،کیا فقیر کیا امیر کیا شہری کیا دیہاتی،سب ہی کو ہے۔

۲......دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ادب کا دائرہ انسانی زندگی کے ہر مرحلے کو بچپن تا پچپن محیط ہوتا ہے۔جب کہ نماز روزہ

وغیرہ کا مکلّف بلوغ کے بعد ہوتا ہے۔حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً نکلوائی،اور فرمایا کہ: آپ کو معلوم نہیں کہ آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں؟

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے صاحب زادے آپ کے ساتھ کھانے میں بیٹھے تھے،ان کا ہاتھ پوری پلیٹ میں گھوم رہا تھا۔حضور نے تنبیہ فرمائی بچہ! اپنے سامنے سے کھاؤ،اللہ کا نام لو،دائیں ہاتھ سے کھاؤ،حالاں کہ یہ تو چھوٹے بچے تھے۔کتاب الادب سے حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ پڑھنے والوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ:

از خدا جوئیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

ادب ہی سے انسان انسان ہے — نہ سیکھے ادب جو وہ حیوان ہے

حضرت مصنف رحمہ اللہ یہ چاہتے ہیں کہ طلبہ اس مضمون کو،اس کی احادیث کو پڑھیں،سمجھیں،یاد رکھیں اور اپنی زندگی میں اس کو اپنائیں۔

امام رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ہندی قدیم نسخے کے تقریباً ۵۵ صفحات دیے ہیں۔پھر اس بڑے عنوان کے ذیل میں مختلف ۱۸۱ ذیلی سرخیاں قائم فرمائی ہیں۔آگے بڑھنے سے قبل بطور جملہ معترضہ ایک بات یہیں ہو جائے:

سب سے پہلا باب ہے: حلم اور اخلاق نبی کا بیان

اس کو بالکل ابتدا میں رکھنے کی وجہ بظاہر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ آدمی کو اگر اپنے غصے پر قابو کی عادت نہ ہو تو ہمیشہ اس سے بدتہذیبیاں،بے ادبیاں اور ناشائستگیاں وجود پذیر ہوں گی۔اس کے برخلاف اگر صفت حلم سے مزین ہو تو پھر ادب تہذیب اور شائستگی اس کی پہچان بن جاتی ہے اور تب ہی اسے ادب سکھانے کا کوئی فائدہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس عنوان کو امام نے کچھ ایسے مؤثر انداز اور حسنِ ترتیب سے بیان فرمایا ہے کہ اس وصف بردباری سے آراستہ ہونا مؤمن کے لئے سہل تر ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر اس پہلے باب میں ایک مضمون تو حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے کہ میں نے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی،میں بچہ تھا،میرا ہر کام میرے آقا کی منشا کے مطابق نہیں ہوتا تھا۔تاہم آپ نے مجھے اس طویل دورانیے میں کبھی اُف تک نہیں کہا،کبھی باز پرس نہیں کی: کیوں ایسا کیا؟ کیوں وہ کام نہیں کیا؟

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام سونپا،میں نے (شوخی میں) حلفیہ کہہ دیا: 'نہیں جاتا'،حالاں کہ دل میں تو یہی تھا کہ جانا ہے اور گیا بھی۔بازار میں بچے کھیل رہے تھے،وہاں سے گزر ہوا،تو کھیل دیکھنے میں ایسا منہمک ہوا کہ دیر ہو گئی۔ادھر آپ مجھے تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے۔پیچھے سے میری

گدی پکڑ لی، میں نے جو پلٹ کر دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ بڑے پیار سے فرمایا: ’’انس!......جلدی کام پورا کرو‘‘۔ میں نے عرض کیا: ’’جی یارسول اللہ ابھی جاتا ہوں‘‘۔

طوالت کے خوف سے دوسری حدیث کو چھوڑ رہا ہوں۔ جب کہ وہ اول سے بھی زیادہ عبرت آموز اور کہہ سکتے ہیں کہ سنسنی خیز ہے۔

دوسرا باب وقار کا ہے......اس میں بتایا ہے کہ عمدہ طریقہ، اچھی خصلت اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں جز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام جن بنیادی کمالات وصفات کے حامل ہوتے ہیں، ان میں سے یہ باتیں بھی ہیں، جو ہر شخص اپنے اندر پیدا کر کے ان کے دنیوی اور اخروی منافع سے لطف اندوز ہوسکتا ہے۔

تیسرا باب غصہ پینے کی فضیلت کا ہے......حدیث کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص غصہ پیتا ہے، اس کو ایک تو دنیا کا فائدہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اس کو امن وایمان سے لبریز کر دیتے ہیں؛ اور دوسرا اعزاز آخرت میں ملتا ہے کہ اللہ تعالی بروز قیامت اسے پورے مجمع کے سامنے بلا کر اسے فرمائیں گے کہ جو حور چاہو لے لو۔

ف: اس میں عمل اور جزا میں لطیف مناسبت ہے۔ جو شخص آپ کے ساتھ خلاف طبع ومزاج سلوک کر کے آپ کو غصہ دلاتا ہے، وہ آپ کا سکون غارت کرتا ہے۔ آپ اس پر برہم ہو کر سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں، لیکن نبی کا فرمان عالی شان یہ ہے کہ سکون اس سے حاصل نہ ہوگا، اس سے تو تمہاری بے سکونی اور بڑھے گی۔ سکون اگر چاہتے ہو، آرام کی اگر جستجو ہے تو خود پر کنٹرول کرلو۔ اللہ آپ کو سکون سے لبریز کر دے گا۔

بعض اوقات غصے میں انسان کی زبان سے کلمات کفر بھی (العیاذ باللہ) نکل جاتے ہیں۔ اگر آپ نے خود کو اس سے بچا لیا تو اللہ تعالی آپ کا ایمان بڑھائیں گے۔ اس کے فورا بعد امام ابو داودؒ وہ روایت لائے ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے پوچھتے ہیں کہ آپ لوگ پہلوان کسے مانتے ہو؟......الخ۔ یہاں پہنچ کر مصنف علیہ الرحمۃ غصہ فرو کرنے کا قولی وفعلی علاج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ذکر فرماتے ہیں۔ **(جملہ معترضہ ختم ہوا)**

ان عناوین کے ذیل میں ابو داود رحمہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زریں ارشادات یواقیت کی طرح ہار میں پروئے ہوئے ہیں۔ اور یاسمین وگلاب کی طرح گلدستہ میں سجائے ہوئے ہیں۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ ان عناوین کا انسان کی عملی زندگی سے گہرا تعلق ہے، اور یہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہے، ایک جانور جب پیشاب کرتا ہے؛ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ میں کہاں پیشاب کر رہا ہوں، جہاں تقاضا ہوا وہاں پیشاب کرنا شروع کر دیا، مسجد، مندر، بیٹھنے کی جگہ، سونے کی جگہ، وہ کچھ سوچتا نہیں ہے، اگر یہی چیز انسان کرے تو اس میں اور جانور میں کیا فرق رہ جائیگا؟ کتا زور زور سے بھونکتا ہے رات ہو کہ دن ہو لوگ سو رہے

ہوں، جاگ رہے ہوں یا نماز پڑھ رہے ہوں، وہ کچھ نہیں دیکھتا اس کا کام ہے بھونکنا، گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہے،اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ میرے اس نغمہء شیریں سے کس کو وجد آ رہا ہے؟ اور کون محظوظ ہو رہا ہے؟اس لیے لقمانِ حکیم نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت فرمائی: وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۔قرآنِ کریم نے عام اعلان کیا: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔آپ کے لب و لہجے، کسی تعبیر، کسی لفظ، کسی پیرائے اور اسلوب سے کسی کا دل نہ دُکھے، کسی کو تکلیف نہ ہو، اگر آپ اس کا خیال رکھتے ہیں تو آپ میں اور جانور میں فرق ہے۔ اسی لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماتحتوں کی بڑی نگرانی فرمایا کرتے تھے، نرمی کی تاکید فرماتے تھے،اور خود آپ بڑی نرم طبیعت کے مالک تھے،اس کی سب سے بڑی شہادت یہ ہے کہ قرآنِ حکیم کہتا ہے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۔حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس بھیجا تو یہ تاکید فرمائی: فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ۔

ایک مرتبہ کسی نے ہارون رشید رحمہ اللہ کو اس کی غلطی پر ٹوکا،لب ولہجہ اس کا بڑا سخت تھا، بات صحیح تھی تو ہارون رشید رحمہ اللہ نے بہت پیاری بات کہی کہ اللہ نے ایسے انسان (موسیٰ و ہارون) کو جو تجھ سے بہت اچھے تھے، ایک ایسے انسان (فرعون) کے پاس بھیجا جو مجھ سے بہت برا تھا اور ان کو یہ تاکید فرمائی کہ نرم بات کرنا۔

ایک یہودی گروہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلام کے پیرائے میں بد دعائیہ جملہ کہا: السام علیک یا رسول اللہ! اے اللہ کے رسول (نعوذ باللہ) آپ کو موت آجائے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک معمول کے مطابق کہہ دیا: وعلیکم۔یعنی جو الفاظ آپ نے میرے لیے کہے وہی میں آپ کو لوٹاتا ہوں؛ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بڑا غصہ آیا اور کہا و علیک السام و اللعنة ۔تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ٹوکا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور تمام امور میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہیں سنا کہ میں نے انہی کا جملہ ان کو لوٹا دیا؟ (بخاری شریف)

ایک صاحب کو دور سے آتا ہوا دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرینِ مجلس سے فرمایا بئس اخو العشیرة، یہ آدمی اچھا نہیں ہے؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے بعد اس سے بڑی نرم گفتگو فرمائی، اس کے جانے کے بعد حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے آنے سے پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا؛ لیکن جب وہ آیا تو آپ نے بہت نرم بات فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے یہاں بدترین مقام اس انسان کا ہے جس کی بدگوئی کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔ (باقی آئندہ)

شخصیت

عالی نسبتوں کے پیکر، اک مردقلندر شیخ اسکندر

(آخری قسط)

صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی

قلمی وتصنیفی خدمات کی قبولیت:

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن میں آپ نے جن کبار اساتذہ کرام سے کسب فیض کیا ان میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل، حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی، حضرت مولانا لطف اللہ پشاوری، حضرت مولانا بدیع الزمان رحمہم اللہ جیسی ہستیاں شامل ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے علماء، طلبہ اور عوام کی رہبری وراہنمائی کے لیے عربی اور اُردو دونوں زبانوں میں کتابیں اور رسائل تالیف فرمائے، اور کچھ کتب کے تراجم بھی کیے۔ آپ کے قلم سے درج ذیل کتب وتراجم مقبول ہوئے:

(1)تدوین الحدیث (2)مؤقف الامة الاسلامية من القاديانية (3)اختلاف الأمةوالصراط المستقيم (4)الطريقة العصرية (5)كيف تُعَلِّمُ اللغةَ العربيةَ لغير الناطقين بها (6)القاموس الصغير (7)جماعةالتبليغ و منهجها فى الدعوة (8) هل الذكريةمسلمون؟ (9) الفرق بين القاديانيين و بين سائر الكفار (10) الأسلام واعداد الشباب (11) تبلیغی جماعت اور اس کا طریقہ کار (12) چند اہم اسلامی آداب (13) محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (14) حضرت علی اور حضرات خلفائے راشدین۔

آپ کی زیادہ تر تصانیف اردو سے عربی اور کچھ عربی سے اردو میں مترجَم ہیں، جس میں عربی گرائمر کی معروف ترین کتاب ''الطریقۃ العصریۃ'' بھی شامل ہے، جو تقریباً پانچ دہائیوں سے زائد عرصہ سے وفاق المدارس کے نصاب میں شامل ہے اور پاکستان سمیت دیگر ممالک کے ہزاروں مدارس وجامعات میں پڑھائی جارہی ہے۔

یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی اکثر تصانیف جامعہ کے شعبہ " مجلس دعوۃ والتحقیق " سے شائع ہوتی رہی ہیں، اور حضرت نے اس کی تمام آمدنی اپنی ذات کے بجائے جامعہ کو وقف کی ہوئی تھی۔ جو آج یقیناً ان کیلئے بہت بڑے صدقہ جاریہ کی شکل میں قبولیت کی علامت بھی ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے عربی و اردو میں بے شمار مقالات و مضامین سپرد قلم فرمائے، جو عربی و اردو مجلّات، رسائل و جرائد اور اخبارات کی زینت بنے اور مختلف کانفرنسوں میں آپ نے اُن کو پڑھا۔ اِن میں سے اُردو مضامین تین مجموعوں کی شکل میں مرتّب ہو چکے ہیں......(1) مشاہدات و تاثرات (2) اصلاحی گزارشات (3) تحفظِ مدارس اور علماء وطلبہ سے چند باتیں......

اس کے علاوہ آپ روزنامہ ''جنگ'' کے مقبولِ عام سلسلہ ''آپ کے مسائل اور اُن کا حل'' کے مستقل کالم نگار تھے، جب کہ جامعہ بنوری ٹاؤن کی جانب سے شائع ہونے والا قدیم ماہنامہ جریدہ ''بینات'' کے مدیرِ مسؤل اور سہ ماہی عربی مجلّہ ''البیّنات'' کے ''المشرف العام'' بھی تھے۔

اصلاحی تعلق:

ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ آپ کی باطنی تربیت میں بھی اکثر حصہ آپ کے شیخ و مربی حضرت بنوریؒ ہی کا رہا۔ جبکہ آپ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ اور حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہٗ کی صحبتوں سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور امامِ اہلِ سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہما اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت بھی عنایت فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے شام کے ایک بڑے بزرگ شیخ عبدالقادر عیسیٰ رحمہ اللہ سے بیعت بھی کی تھی، اور انہوں نے بھی آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا تھا......شیخ عبدالقادر عیسیٰ رحمہ اللہ ترکی میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر کے ساتھ متصل احاطہ میں مدفون ہیں۔

چونکہ آپ پر اخفا اور تواضع کا غلبہ تھا، اس لیے آپ نے زیادہ لوگوں کو بیعت نہیں کیا، اس کے باوجود جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی آپ ہر منگل کو بعد نمازِ عصر جامعہ کے دفترِ اہتمام میں حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ملفوظات میں سے کوئی حصہ پڑھ کر طلبہ اور متعلقین کی تربیت فرماتے رہے۔

خاندان اسکندر:

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے والد ماجد محترم سکندر خان مرحوم تھے، آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی

ہیں۔حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ چاروں بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔آپ کے بعد آپ کی اکلوتی ہمشیرہ اہلیہ خان بہادر صاحبہ ہیں۔آپ کے تمام برادران کا انتقال ہوگیا ہے۔جبکہ ہمشیرہ حیات ہیں، اللہ ان کا سایہ پورے خاندان پر یوں ہی سلامت رکھے۔آمین!

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی شادی درویش ومجذوب صفت ہستی حضرت مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ کی بڑی بیٹی سے 1964ء میں ہوئی۔

آپ کی اہلیہ محترمہ جنہیں ہم نے ہوش سنبھالتے ہی "خالہ جان" کے نام سے بلایا اور آج تک ہمارے خاندان کے موجود سب چھوٹے بڑے ان کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔آپ کے والد یعنی حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے سسر حضرت مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ دارالعلوم دیوبند کے قدیم فاضل (سن فراغت 1940ء) نیک سیرت علمی و روحانی شخصیت تھے۔مولانا مرحوم کے تین فرزند اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے فرزند محترم قاضی محمد اسلم علوی تھے جن کا چند ماہ قبل کراچی میں انتقال ہوا۔جبکہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ کی اہلیہ محترمہ ترتیب کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہیں۔ان کے بعد دو بھائی حاجی محمد الیاس حیدری اور محترم عبدالباقی ہیں۔پھر دو بہنیں ہیں۔الحمدللہ سب بقید حیات ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے برادر نسبتی حاجی محمد الیاس حیدری کی شادی محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی نواسی (حضرت مولانا محمد طاسین رحمہ اللہ کی صاحبزادی) سے ہوئی۔اسی طرح حاجی الیاس حیدری صاحب کی اکلوتی بیٹی حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے بڑے فرزند مولانا ڈاکٹر سعید خان اسکندر کے نکاح میں آئیں اور حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی تیسری صاحبزادی کی شادی حاجی الیاس حیدری کے پانچ فرزندوں میں سب سے بڑے فرزند برخوردار راشد الیاس سلمہ کے ساتھ ہوئی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اور آپ کے سسرالی گھرانوں کا تعلق ایک ہی گاؤں کوکل برسین حویلیاں ایبٹ آباد سے تھا۔دونوں خاندانوں کے درمیان اس سے قبل دور کا ایک رشتہ تھا وہ یہ کہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اور ان کی اھلیہ محترمہ کی دادایاں آپس میں خالہ زاد تھیں۔

1964ء میں حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کا رشتہ یقیناً دین کی نسبت سے ہوا تھا۔کیونکہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اس وقت درس نظامی سے فراغت کے بعد "جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ" میں حصول علم میں مصروف تھے۔شادی کے بعد حضرت کی اھلیہ بھی تقریباً دو برس حضرت کے ساتھ "مدینہ منورہ" رہیں۔وہاں آپ کی ایک بیٹی پیدائش کے بعد انتقال کر گئیں اور دونوں میاں بیوی کیلئے آخرت میں بہت بڑے ذخیرہ کی صورت میں جنت البقیع

میں مدفون ہوئیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے......"میری طالب علمی کا دور تھا اور ہم ایک کمرے کے گھر میں رہتے تھے، بچی کی وفات پر دل کافی غمگین تھا اس دوران حضرت بنوری قدس سرہ العزیز ملنے کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے، میں دروازہ پر کھڑا پہلے سے آپ کا انتظار کر رہا تھا، آپ نے مجھے دیکھتے ہی سلام کے بعد فرمایا...... ''شفیع آفتہ بلدالشفیع'' حضرت بنوری قدس سرۃ کے اس جملہ سے میرا سارا غم کافور ہوگیا۔"

تعلیم کی سلسلہ کی تکمیل کے بعد آپ کی مزید دو بیٹیاں بھی وفات پاگئیں اور ان کے تدفین آبائی گاؤں میں ہوئی۔حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی ان تین بچیوں کی صورت میں توشہ آخرت کے علاوہ آپ کی تین صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے سلمہم اللہ ہیں۔

آپ کی بڑی صاحبزادی آپ کے بھتیجے محترم بھائی محمد فرید کے نکاح میں ہیں۔جبکہ چھوٹی بیٹی برخوردار راشد الیاس سلمہ کے نکاح میں ہیں۔ بھائی سعید اسکندر حاجی محمد الیاس حیدری کے داماد ہیں جبکہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے چھوٹے فرزند مفتی یوسف عبدالرزاق اسکندر سلمہ اللہ ہیں۔ان کی شادی حضرت ڈاکٹر صاحب کی بھانجی سے ہوئی ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے دونوں باصلاحیت فرزند جامعہ بنوری ٹاؤن کے فاضل ہیں، بڑے فرزند بھائی ڈاکٹر سعید خان اسکندر جامعہ کے استاد اور شعبہ امور متفرقہ کے نگران ہیں۔جبکہ بھائی یوسف اسکندر حلال وحرام کی آگاھی سے متعلق بین الاقوامی ادارہ سے منسلک اور پاکستان ریجن کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالی اس خاندان کے تمام افراد کو ہمیشہ یوں سلامت باسعادت رکھے، اور اپنے بڑوں کی مانند خوب خوب دین کا کام لے۔آمین

2004ء میں شدید ذہنی صدمہ:

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کو 2004ء میں ایک شدید صدمہ کی وجہ سے انتہائی مرض سے دوچار ہونا پڑا، جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کی شہادت کے تین روز بعد جب آپ دارالحدیث کی مسند پر تشریف لائے تو شدت غم سے بے ہوش ہوگئے، فوری طور پر لیاقت نیشنل ہسپتال لے جایا گیا تو وہاں ڈاکٹرز نے تمام چیک اپ کے بعد بتایا کہ شدید صدمہ اور ذہنی دباؤ کی وجہ برین ہیمرج کا حملہ ہوا ہے۔اچھی طرح یاد ہے کہ اسی روز چند گھنٹوں کے بعد ڈاکٹرز نے مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے ہوش میں نہ آنے کو خطرناک قرار

دیا،حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی شہادت سے علمی و دینی حلقے پہلے ہی غمزدہ اور اضطراب میں مبتلا تھے اور ایسی حالت میں حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے مرض کی شدت کی خبر سے ہر طرف سکتہ کی سی کیفیت چھا گئی ،حرمین سمیت دنیا بھر میں دعاؤں کا ایک بہت بڑا سلسلہ شروع ہوگیا۔اللہ نے کرم کیا اور دو دن بعد حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ ہوش میں آگئے اور چند روز علاج کے بعد آپ کو گھر منتقل کر دیا گیا۔اس مرض کے علاوہ ہم نے کبھی بھی حضرت رحمہ اللہ کی زیادہ یا کم بیماری کے بارے میں نہیں سنا،البتہ عمر کی زیادتی کے ساتھ شوگر اور بلڈ پریشر کے عمومی امراض کی شکایت آخری چند سالوں میں تھی،اور وہ بھی الحمدللہ مکمل کنٹرول میں ہی رہتی تھی،البتہ گھٹنوں کی کمزوری کا عارضہ بیس برس سے بھی زائد مستقل ضرور تھا۔

فرقت اسکندر کا الم والوداعی ایام:

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے "مہتمم ثالث" شیخ المشائخ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ کے اہتمام کا یہ دور تھا،آپ جیسی قد آور شخصیت کی لازوال خدمات اور بانی جامعہ کی تمام نسبتوں کی آپ کی طرف منتقلی سے تاریخ کا ایک نیا باب "داستان اسکندر" کی صورت میں مرتب ہوا۔

(بانی جامعہ کے دور سمیت) آپ کا چوتھا دور اہتمام 18 / ذی قعدہ 1442ھ موافق تیس جون 2021ء بروز بدھ دن ساڑھے بارہ بجے اس وقت ظاہری اختتام کو پہنچا جب اس "مرد قلندر" نے اپنی آخری سانس مقامی ہسپتال میں ختم کرتے ہوئے گلشن بنوری سمیت کئی اداروں کی قیادت وسیادت کو الوداع کہا اور اپنے مشفقانہ ومحبوبانہ سائبان سے محروم کرتے ہوئے ایک عالم کو یتیم کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔پھر چشم فلک نے کراچی کی سرزمین پر اپنی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ دیکھا جس میں لاکھوں افراد نے اس مرد درویش کو اگلے جہان کے لیے رخصت کیا اور یہ بھی ظاہراً ہوا۔کیونکہ روحانی طور پہ تو وہ اپنے شیخ ومربی رح کی آغوش میں اس "گوشہ خاص" میں اسی طرح جا کر آرام فرما ہوئے جس طرح ان سے قبل ان کے تین پیش رو یکجا آرام فرما ہیں۔بانی جامعہ کے بعد آپ کا یہ تیسرا دور اہتمام تھا جو عہد ساز ،تاریخ ساز اور ظاہری تعمیرات وترقیات سمیت تمام عالی وارفع علمی،عملی،فکری اور روحانی نسبتوں کی منتقلی کا دور تھا۔یہ دور کئی طرح کی مماثلت ومشابہت سے بانی جامعہ رح کے قریب تر رہا۔

مرد قلندر شیخ اسکندر رحمہ اللہ کو اللہ نے اپنے شیخ ومربی علامہ بنوریؒ کی مانند تمام امتیازی وعالیشان نسبتوں کے ساتھ اپنے پاس بلایا۔

جس میں ایک بڑی نسبت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی "صدارت" کی تھی۔آپ کی رحلت سے چندروز

قبل آپ کی غیر موجودگی میں ملک بھر کے ایک ہزار سے زائد علماء ومشائخ نے متفقہ طور پہ اس منصب کیلئے آپ کو منتخب کیا۔ رب تعالیٰ اپنی حکمتوں کو خوب جانتے ہیں...... جب سترہ جون 2021ء بروز جمعرات اسلام آباد میں آپ کے انتخاب کا اعلان ہوا تو عین اسی وقت ادھر کراچی میں آپ کی وبائی مرض کی تشخیصی رپورٹ مثبت آئی۔

راقم اور حضرت کے بڑے فرزند برادرم مولانا ڈاکٹر سعید خان اسکندر سلمہ اللہ بھی اسلام آباد میں تھے، اگلے ہی روز کراچی پہنچے، حضرت کے چھوٹے فرزند محترم بھائی مفتی یوسف خان اسکندر سلمہ نے جو وقت بتایا وہی اسلام آباد میں آپ کے انتخاب کا تھا۔ بہر حال دو دن طبعیت میں قرار رہا اور معالجین نے طبیعت کو اطمینان بخش بھی قرار دیا، مستقل طبی ماھرین کا معائنہ بھی جاری تھا۔

تیسرے دن یعنی بیس جون بروز اتوار سانس میں معمولی دشواری کا اندازہ ہوا، اگرچہ اس وقت شدت کے آثار قطعاً نہیں تھے۔ مگر معالجین اور طبی ماہرین کے باہمی مشورہ کے بعد ہسپتال منتقل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ آپ کو جس اسپتال میں منتقل کیا گیا اس کے بارے میں راقم سمیت بعض دیگر دوستوں کو بھی وہاں کے بارے میں کچھ تحفظات تھے اور اسی قسم کے خدشات بھائی سعید اسکندر سلمہ اللہ کو بھی تھے۔ اس لئے جس دن آپ کو داخل کیا گیا اسی روز رات تک جامعہ کے مہمان خانہ میں تمام ضروری مشینوں وغیرہ کا انتظام بھی کر دیا گیا تھا، یہ انتظامات سانس کے لیول کو معمول پر لانے والی اہم مشین کی صورت میں کیا گیا۔

یہ قیمتی مشین ہمارے محترم حضرت مولانا حکیم محمد مظہر دامت برکاتہم (پیر طریقت ومہتمم جامعہ اشرف المدارس) کی طرف سے مہیا کی گئی تھی، یہی وہ مشین تھی جو اسی نوعیت کے اہم مرض میں مبتلاء ہمارے بعض مشائخ کی شفاء یابی کا ذریعہ بنی۔ جامعہ کے مہمان خانہ میں کئے جانے والے ان انتظامات میں برادرم مولانا محمد ابراہیم سکرگاہی اور مولانا محمد اسماعیل بن حضرت مولانا حکیم محمد مظہر مدظلہ سمیت دیگر افراد جامعہ نے چند گھنٹوں میں تمام ضروری سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنالیا تھا۔ اور اگلے روز اسپتال سے منتقل کرنے کی ترتیب بھی بن رہی تھی لیکن دوسرے دن طبیعت میں کافی بہتری کے آثار تھے اس وجہ سے ایک دو دنوں بعد گھر منتقل کرنے کی امید بھی ہوگئی، اور پھر اگلے دو دنوں تک قابل اطمینان صورتحال تھی کہ اچانک ڈاکٹرز نے قدرتی سانس لینے کی قوت مدافعت کی شدید کمی کا بتایا، سانس کو معمول پر لانے اور بڑھانے کیلئے وینٹی لیٹر لگانے کا فیصلہ کیا۔ اور مرض کی شدت میں اضافہ بھی سامنے آیا۔ اس کے بعد ہر گھنٹے امید اور ناامیدی...... یقینی وغیر یقینی صورتحال کی کشمکش چلتی رہی، اس اتار چڑھاؤ سے عجیب تکلیف اور اذیت کا سب کو سامنا تھا۔ غنودگی کے دوران علاج کا سلسلہ تو جاری رہا لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تیزی سے ایک مرض کے ساتھ دیگر شدید امراضِ کے حملے بھی شروع ہوگئے۔ بالآخر اسپتال میں منتقل کئے ہوئے گیارھواں دن یعنی

تیس جون 2021ء بروز بدھ آ گیا جب دن ساڑھے بارہ بجے آسمان علم وفضل کی محبوب ہستی، شفیق الامت، شیخ المشائخ، لاکھوں متوسلین ومتعلقین کے مرجع ومنبع حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ منزل آخرت کے سفر پہ روانہ ہو گئے......اناللہ وانا الیہ راجعون

فرقت اسکندر کے درد وغم سے اعصاب جواب دے گئے، قلب وجگر پارہ پارہ تھا، شدت الم سے جسم بے جان اور دماغ ماؤف سا ہو گیا۔

ایک طرف لاکھوں عشاق جنازہ پڑھ کر شہر کراچی کے اس مصروف ترین علاقے کی شاہراہوں پہ انسانوں کے سمندر کی مانند ہر طرف بکھرے ہوئے تھے تو جنازگاہ سے چند قدم کے فاصلے پہ اس" گوشہ خاص" میں برقی قمقموں کی روشنی میں تدفین کا عمل شروع ہو گیا تھا۔

عزیز از جان بڑے بھائی جان صاحبزادہ مولانا پیر عزیز الرحمٰن رحمانی اور ہمارے محبوب استاد ومربی حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کے برادر صغیر گرامی قدر مولانا رحمان الدین شامزئی حفظہما اللہ محبوب زمانہ ہستی حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے جسد خاکی کو لحد میں اتار رہے تھے، ان کی معاونت کیلئے بعد میں برادرم مفتی رفیق احمد بالاکوٹی اور مفتی قاری شیر محمد بھی قبر میں اترے۔ وہاں موجود کئی فرزندان بنوری جذبات حزن والم سے لبریز حضرت رحمہ اللہ کو" گوشہ خاص" کے نئے مکان میں آباد کرنے میں مصروف تھے۔اور راقم تصور کی دنیا میں گم تھا تو نہاں خانہ سے عجیب دلربا منظر کا ایک خوشگوار احساس بھی اس وقت ہونے لگا......اللہ اکبر

اللہ تعالی اس" گوشہ خاص" کے "پانچوں مکینوں" پہ یوں ہی رحمتوں، برکتوں کا سایہ رکھے اور ہم سب کو ان کی روحانی توجہات سے کبھی محروم نہ فرمائے۔ آمین!

جامعہ کے مہتمم ثالث شیخ المشائخ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ کی تدفین آپ کی خواہش پر جامعہ کے اسی" گوشہ خاص" میں ہوئی۔ یوں ایک مثالی وتابندہ کارناموں سے لبریز تاریخ ساز عہد کا ظاہری اختتام ہوا...... کیونکہ روحانی طور پہ وہ اسی جامعہ کے" گوشہ خاص" میں آرام فرما ہیں۔

آپ کی رحلت کے تقریبا چھ روز بعد مورخہ 24 / ذیقعدہ 1442ھ موافق 5 / جولائی 2021ء بروز پیر جامعہ کی مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پہ محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے چھوٹے فرزند حضرت مولانا سید سلیمان بنوری الحسینی سلمہ اللہ کو" مہتمم "اور علامہ بنوری کے باصلاحیت پوتے برادرم مولانا سید احمد یوسف بنوری سلمہ اللہ کو" نائب مہتمم" کے منصب کیلئے منتخب کیا۔

نیز استاذ العلماء حضرت مولانا محمد انور بدخشانی حفظہ اللہ کو" شیخ الحدیث" کے منصب جلیلہ اور جامعہ کے امور

متفرقہ میں "مہتمم" کی معاونت کیلئے برادر عزیز حضرت مولانا ڈاکٹر سعید خان اسکندر سلمہ اللہ کو بھی مقرر کیا گیا۔

مذکورہ تمام تقرریاں اور انتخاب جامعہ کی باختیار مجلس شوریٰ نے کی ہیں، اور مجلس شوریٰ ذاتی نوعیت یا خاندانی رقابتوں کی بجائے درحقیقت بانی محدث العصر رح کے فکری اسلوب و مزاج خاص کے نہج پہ طے شدہ بنیادی اصولوں کی روشنی میں فیصلے کرتی رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ تعلیمات نبوی کے اس عظیم گلشن کا فیضان یوں ہی تا قیامت جاری رکھے، ہر قسم کی آفت، پریشانی اور آزمائشوں سے محفوظ و مامون رکھے......آمین

آخر میں ان چند احباب کیلئے دلی تمنائیں اور ڈھیروں دعائیں ہیں کہ جو حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے ایام وفات کے دس بارہ روز رات دن مستقل اسپتال میں مصروف عمل رہے، ان میں آپ کے فرزندوں (بھائی سعید و یوسف اسکندر)... دامادوں (محترم بھائی محمد فرید و برخوردار راشد الیاس) بھتیجوں اور آپ کی بہو (اهلیہ بھائی سعید اسکندر) سمیت خانوادہ اسکندر سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ جامعہ سے مولانا سید سلیمان بنوری الحسینی مدظلہ (حضرت ڈاکٹر صاحب کے آخری وقت اسپتال میں موجود تھے) مفتی رفیق احمد بالاکوٹی، مولانا قاری زبیر احمد، قاری شیر محمد، مولانا اکرام اللہ، مولانا احمد گل، مولانا سجاد (ڈاکٹر صاحب کے بھتیجے کے فرزند و استاد جامعہ) اور ڈاکٹر سعید چترالی، حکیم رفیع الدین، مولانا شمس الرحمٰن سلمہ (فاضل جامعہ و خادم خاص حضرت ڈاکٹر صاحب، حال مقیم راولپنڈی) بھائی انس الیاس اور دیگر حضرات جو مستقل مصروف خدمت رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی شان کے مطابق اجر عطاء فرمائے اور حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ سمیت اکابر و مشائخ جامعہ کے فیوضات سے خوب خوب استفادہ کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

سنے کون قصہ درد دل ،میرا غم خوار چلا گیا
جسے آشناؤں کا پاس تھا ،وہ وفا شعار چلا گیا
وہی بزم ہے، وہی دھوم ہے، وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس شیخ اسکندر کی جو تہہ مزار چلا گیا

☆......☆......☆

ملتان: مدارس کنونشن، ختم نبوت کانفرنس اور افتتاح مسجد

مولانا عبدالقدوس محمدی

کبھی اللہ رب العزت خوشیوں کی ایسی بہار عطا فرماتے ہیں......اللہ کریم کی رحمت کی بارش ایسے برستی ہے کہ ہر طرف جل تھل کر دیتی ہے...... ہر طرف بہار ہی بہار...... پھول ہی پھول......شادابی ہی شادابی دکھائی دیتی ہے...... ملتان میں بھی گزشتہ دنوں ایسا ہی ہوا......صرف ملتان ہی نہیں بلکہ پورے جنوبی پنجاب کے لیے یہ دو دن خوشی، رحمت اور برکت والے تھے، یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہر طرف بہار ہی بہار ہو، ان دو دنوں میں اہل ملتان کو چار خوشیاں نصیب ہوئیں۔

پہلی خوشی یہ کہ نومنتخب صدر وفاق، میر کارواں، مخدوم ومحبوب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صدر وفاق المدارس العربیہ منتخب ہونے کے بعد پہلی مرتبہ ملتان تشریف لائے......دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان میں جلوہ افروز ہوئے...... باضابطہ اور رسمی طور پر وفاق المدارس کے امور اور نظام پر مشاورت ہوئی......رفقائے وفاق اور ذمہ داران وفاق کو بہت سا وقت حضرت کی صحبت میں گزارنا نصیب ہوا......وفاق المدارس، دینی مدارس، موجودہ دینی صورتحال اور دیگر بہت سے امور پر تبادلہ خیال ہوا، مشاورت ہوئی، فیصلے ہوئے، حکمت عملی طے پائی......الحمدللہ!۔

دعا فرمائیں اللہ ربّ العزت ان فیصلوں اور ارادوں کو خیر کا ذریعہ بنائیں......آمین!

دوسرا موقع وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ خیر المدارس میں منعقد ہونے والا ’’خدمات مدارس دینیہ کنونشن‘‘ تھا۔جنوبی پنجاب کے اہل مدارس، اساتذہ وطلبہ اس پروگرام میں جس ذوق وشوق اور کثرت سے تشریف لائے اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اگرچہ اس پروگرام کے لیے صرف منتخب مدارس اور منتخب لوگوں کو دعوت دی گئی تھی لیکن ایسی یادگار حاضری، اتنا بڑا مجمع، ایسا نظم وضبط، اور ایسے مناظر تھے کہ سبحان اللہ!۔

حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مولانا زبیر صدیقی صاحب، دفتر وفاق المدارس کے رفقاء نے مولانا عبدالمجید صاحب ناظم دفتر کی سربراہی میں، جامعہ خیر المدارس کے تمام احباب نے اس پروگرام کے انعقاد کے لئے جو محنت کی، جو اہتمام کیا وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ملتان کی ان بہاروں کے امین مولانا محمد حنیف جالندھری کی خوشی اور مسرت دیدنی تھی، آپ نے اس موقع پر کھل کر اہل مدارس سے دل کی باتیں کیں اور دینی مدارس کو درپیش صورتحال

پر تفصیل سے اظہار خیال فرمایا، دیگر حضرات کے بھی بیانات ہوئے لیکن اس پروگرام کی سب سے اہم بات حضرت صدر وفاق کا پہلا پالیسی بیان تھا......ایسا بیان کہ جس کا لفظ لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ہمارے میڈیا کے شعبے کے رفقائے کار اور حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کے سعادت مند فرزند مولانا اویس ارشاد صاحب کے ذریعے حضرت کے بیان کا مکمل متن، اس کی سرخیاں، اس کی پوسٹیں؛ سب بار بار آپ کی نظروں سے گزرا ہوگا لیکن اگر کسی نے تاحال اس بیان کو سنا، پڑھا نہیں، اس پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا تو مکرر عرض ہے کہ اس بیان کو سنیے......اس کی روح کو سمجھیے ......اور اس میں جو رخ دیا گیا اسے حرزِ جاں بنالیجیے۔

اس اجتماع میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے۔ ہمیشہ کی طرح اپنائیت اور محبت سے نوازا اور اہل مدارس کو اپنی بصیرت افروز اور فکر انگیز گفتگو کا تحفہ عنایت فرمایا۔ دیگر مہمانان گرامی بالخصوص صاحبزادہ مولانا اسعد محمود مولانا فضل الرحمان صاحب کے ہمراہ تشریف لائے ،وفاق المدارس کے ملک بھر سے آنے والے ذمہ داران حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب راولپنڈی سے تشریف لائے، مفتی طاہر مسعود صاحب سرگودھا سے، مولانا صلاح الدین ایم این اے کوئٹہ سے اور دیگر سب احباب کی آمد نے پروگرام کو چار چاند لگا دیئے۔

ان دو دنوں کا تیسرا موقع ملتان کی سرزمین پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تھی۔ایک ایسے وقت میں جب پاکستان میں قادیانیوں کی آئینی حیثیت پر نظر ثانی کی جسارت کی جارہی ہے......ایسے وقت میں جب انسدادِ توہین رسالت کا قانون اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے......ایسے وقت میں جب تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے بیداری کی ضرورت ہے......سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے شہر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کے مرکز میں ایسی تاریخ ساز، یادگار، ناقابل فراموش، عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بھی ہر مسلمان کے لیے یقیناً خوشی اور مسرت کا ایسا موقع تھا جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ قائدین، ذمہ داران اور کارکنان بہت خراج تحسین کے مستحق ہیں۔اس لیے بھی کہ یہ پہلی کانفرنس نہ تھی اس سے قبل راولپنڈی لیاقت باغ میں، مینار پاکستان کے سائے تلے لاہور کی ختم نبوت کانفرنسیں کامیابی سے منعقد ہو چکیں اور یہ تیسری کانفرنس تھی۔اس کانفرنس سے حضرت صدر وفاق کا خطاب اور دیگر جملہ مقررین کی تشریف آوری بلاشبہ اس کانفرنس کی امتیازی خصوصیت تھی۔

ان دو دنوں کا چوتھا بڑا اور خوش کن منظر جامعہ خیر المدارس کی مسجد کے ایک حصے کی تکمیل اور اس میں باضابطہ نماز جمعہ کا حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے خطبہ جمعہ اور امامت سے افتتاح تھا، یہ مرحلہ یوں تو سب کے لیے

ہی لیکن خاص طور پر جامعہ خیرالمدارس کے گلشن کے باغباں مولانا محمد حنیف جالندھری کے لیے کتنا خوش کن......کتنا سحر انگیز......کتنا اطمینان بخش تھا اس کا لفظوں میں بیان ممکن نہیں۔

آپ نے ایک خواب دیکھا ہو......آپ نے ایک منصوبہ بنایا ہو......آپ نے تصور ہی تصور میں ایک عالیشان مسجد کے میناروں سے بلند ہوتی صدائیں سنی ہوں لیکن عملی اور مالی طور پر اس کی کوئی شکل نہ ہو......آپ کو لگتا ہو یہ خواب تو شاید آنے والی نسلوں کی زندگیوں میں شرمندہ تعبیر ہوگا، آپ کے رفقاء اور کہنے والے کہتے ہوں کہ اتنے بڑے بجٹ کا کیسے انتظام ہو پائے گا؟۔فن تعمیر ہی نہیں محبت وعقیدت کا ایسا تاج محل کیونکر بن پائے گا اور پھر آپ کے کریم پروردگار کی رحمت سے مختصر سے عرصے میں وہ تصور حقیقت بن جائے......وہ خواب آپ جاگتی آنکھوں دیکھ رہے ہوں اور وہ بھی اس عالم میں کہ بیماری کے باعث موت وحیات کی کشمکش سے لوٹے ہوں تو آپ اپنے پروردگار کا شکر کیونکر ادا کر سکتے ہیں؟ اور آپ اپنی خوشی کیسے بیان کر سکتے ہیں؟ ایک باغباں کے سامنے اس کا مہکتا ہوا پھلا پھولا چمن ہوتو اس کی جو کیفیت ہوتی ہے حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کے بقول اس دن ان کی بھی بالکل وہی کیفیت تھی......خاص طور پر طویل علالت کے بعد یہ موقع آنا مزید خوشیوں کا باعث بنا،اس موقع پر اہل خلوص و محبت کا ہجوم اور حضرت شیخ الاسلام جیسے میر کارواں کی امامت......سبحان اللہ!......مولانا جالندھری فرماتے ہیں"یہ دو دن میری زندگی بلکہ علالت کے بعد کی نئی زندگی کے صرف دو دن نہ تھے،دوصدیاں تھیں،زمانے تھے،ایک بیمار بندے کے مہربان رب نے اس کے ساتھ کیسے کیسے کرم کیے؟....واہ میرے رب! تیرا بہت شکر!......درختوں کے پتوں سے زیادہ......پانی کے قطروں سے زیادہ......ریت کے ذروں سے زیادہ شکر"اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بہاروں کو سدا قائم ودائم رکھیں......آمین!

ایک مدرس کی دو ذمہ داریاں ہوتی ہیں"ایک تعلیم دوسرا تربیت"۔تربیت کا سو فیصد تعلق استاد کی ذاتی عملی زندگی سے ہے۔صرف وہی درسگاہ ہر لحاظ سے کامیاب ہے، چاہے وہ نظم کے لحاظ سے کیوں نہ ہو، چاہے وہ کام اور برکت کے لحاظ سے کیوں نہ ہو اگر استاذ شاگرد کا روحانی رشتہ مضبوط ہے۔اگر روحانی رشتہ کمزور ہے تو چاہے کتنا ہی منظّم نظام کیوں نہ ہو درسگاہ نہیں چلے گی۔یہ ایک نا قابلِ تردید حقیقت ہے!۔درسگاہ کبھی بھی زور سے کامیاب نہیں ہوسکتی سوائے روحانی زور کے۔درسگاہ کو کامیاب بنانے کیلئے صرف روحانی طاقت مطلوب ہے......!۔اس چیز کا حصول اعمال سے اور اساتذہ کرام سے محبت اور ان کی اطاعت سے ممکن ہے۔(مولانا قاری خالق داد صاحب)

گلگت، بلتستان اور صوبہ خیبر پختونخوا میں
عظیم الشان خدمات دینی مدارس کانفرنس

مولانا مفتی سراج الحسن

9 ستمبر 2021ء بروزِ جمعرات صبح گیارہ بجے جامعہ فیض العلوم الاسلامیہ بابوسر روڈ چلاس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان گلگت بلتستان کے زیرِ انتظام ایک عظیم الشان ''استحکام مدارس'' کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں مدارس کے مہتممین اور ناظمین نے شرکت کی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا کے ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔

کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب اور خطیب گلگت حضرت مولانا قاضی نثار احمد صاحب نے خطابات فرمائے۔

اکابر علماء کرام کے خطابات کے بعد کانفرنس کے مہمان خصوصی ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے مفصل اور پر مغز خطاب میں وفاق المدارس اور مدارس کے نظم ونسق کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

مدارس کے بارے میں آپ نے کہا کہ دنیا کے کسی ملک میں کوئی اتنی بڑی این جی اوز یا کوئی سرکاری، نجی تنظیم ایسی نہیں ہے جو اتنے بڑے پیانے پر شرح خواندگی میں اضافہ کرنے کے لیے کوشاں ہو۔ یہ ملک خداداد پاکستان کا امتیاز ہے اور پھر ان مدارس کی برکت ہے جو بے سروسامانی کے باوجود قوم کے بچوں کو مفت تعلیم مل رہی ہے۔ انہی مدارس کے تحت پاکستان میں لاکھوں طلبہ وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ مدارس اسلامیہ وہ روشن مینار ہیں جن سے علماء، عالمات، علم، شعور، آگہی، امن وسلامتی، احترام انسانیت، محبت واخوت، ہمدردی اور حب الوطنی کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ مدارس امیر وغریب کے فرق کے بغیر وہاں بھی تعلیم کی شمعیں روشن کرنے میں مصروف عمل ہیں جہاں حکومت کی ابھی تک رسائی نہیں۔ اصلاح امت اور تعلیم کے فروغ میں مدارس اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ معاشرہ میں موجود دینی بیداری مدارس کی مرہون منت ہے۔ مدارس اسلام اور اہل پاکستان کے

نظریاتی سرحدات کے محافظ ہیں۔

دینی مدارس پاکستان کے آئین اور اس کی خودمختاری کے بھی محافظ ہیں۔جس طرح ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے لیےفوج ضروری ہے اسی طرح نظریاتی سرحدوں کے دفاع کے لیے دینی مدارس کا وجود ناگزیر ہے۔ مدارس جہاں مذہب کو تحفظ دیتے ہیں وہاں ہماری تہذیب کی بھی حفاظت کر رہے ہیں۔ دینی مدارس صرف اور صرف تعلیمی ادارے ہیں جہاں تعلیم اور تربیت کے سوا کچھ نہیں۔ مدارس پیسے بنانے کے چکر میں نہیں، بلکہ محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر بے سروسامانی کے باوجود قوم کے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ یہاں سے قوم کے بہت بڑے خادم،علم کے پیامبر،امن وسلامتی کے داعی،محبّ وطن اور انسانیت کے لیے رحمت بننے والے علمائے کرام نکلتے ہیں۔ مدارس کی تعلیمی اور رفاہی خدمات روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ مدارس نے ہر پل ہر لمحہ اور ہر موقع پر ملک وملت کی تعمیری خدمات انجام دی ہیں،لیکن ان سب کچھ کے باجود مدارس کی انتہائی منفی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔عوام کا تو کیا کہنا حکمران طبقہ بھی اس اس بات کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ مدارس میں جائے، تاکہ اس کے نصاب اور نظامِ تعلیم وتربیت کو دیکھ سکے، حالانکہ مدارس تو کسی غار یا تحت زمین نہیں بلکہ برسرِ زمین ہیں۔لیکن حکمرانوں سے اہلِ مغرب نے جو کہا اس پر یقین کرلیا اور اپنے ملک کی بہت بڑی خدمات سرانجام دینے والے اداروں کے خلاف نہ صرف رائے قائم کردی، بلکہ اس کے مبلغ بھی بن گئے، کیونکہ بدقسمتی سے ہمارے حکمرانوں کا مدارس کے حوالے سے اپنی کوئی سوچ اور پالیسی نہیں، بلکہ وہ اس سلسلے میں ہمیشہ سے مغرب کے استعماری ایجنڈے پر چلتے آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں حکومتیں تو تبدیل ہوتی رہتی ہیں،لیکن مدارس کے حوالے سے پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

مدارس کی رجسٹریشن میں حکومت خود رکاوٹ ہے۔اس حوالے سے حکومت کے قول وفعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔مدارس نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا۔ رجسٹریشن کے حوالے سے ہم صرف حکومت سے مطالبہ ہی کرسکتے ہیں اور ہمارا مطالبہ قانونی اور معقول ہے۔حکومت کو ہمارا مطالبہ تسلیم کرلینا چاہیے، چونکہ ہم اس ملک کے شہری ہیں ملکی قوانین کا احترام کرتے ہیں اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مدارس کی رجسٹریشن ہو اور ایک قانون کے تحت ہو ورنہ مدارس نہ رجسٹریشن کے محتاج ہیں اور نہ کسی عمارت کے، کیونکہ مدرسہ کسی عمارت کا نام نہیں، بلکہ مدرسہ استاد، طالب علم اور کتاب کے ایک رشتے کا نام ہے۔

دینی مدارس میں کوئی طبقاتی نظام تعلیم نہیں اور نہ ہی ہر صوبے کا الگ الگ نصاب ہے۔ وفاق المدارس ہم سب کا مشترکہ اثاثہ ہے، لہذا وفاق المدارس کے قواعد وضوابط کے مطابق زیادہ سے زیادہ مدارس کو وفاق کے ساتھ ملحق

کرائیں، کیونکہ وفاق المدارس ہمارے اکابر کے ورثہ کی محافظ اور امین جماعت ہے۔لہٰذا وہ اکابرین کے اس ورثہ کی حفاظت کے لیے اس سنہری لڑی سے جڑے رہیں۔حال بھی وفاق کا ہے اور مستقبل بھی۔آئے روز وفاق المدارس کے ساتھ ملحق اداروں اور ان میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی تعداد میں اضافہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی کارکردگی اور قبولیت کی واضح دلیل ہے۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدارس کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں ان مسائل کے حل کرانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔مدارس کی آزادی وخودمختاری کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے سے گریز نہیں کیا جائے گا، کیونکہ مدارس کا تحفظ دین اسلام، پاکستان اور عالم اسلام کا تحفظ ہے۔مدرسہ استاد، شاگرد اور کتاب سے عبارت ہے جتنا یہ تعلق مضبوط ہوگا مدرسہ مضبوط ہوگا۔

آپ نے خطاب میں مدارس میں نظم وضبط پیدا کرنے کی اہمیت بالخصوص طلبہ، اساتذہ اور ملازمین کے جملہ کوائف اور ریکارڈ محفوظ رکھنے پر زور دیا۔اور گلگت بلتستان میں عظیم الشان استحکام مدارس کانفرنس کے انعقاد پر مسئولین حضرات ''مولانا حبیب اللہ دیدار اور مولانا عبدالکریم صاحبان کو خراج تحسین پیش کیا اور یہ تاکید کی کہ گلگت بلتستان میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو مزید مستحکم اور مربوط بنانے کی غرض سے اس طرح اجتماعات کا انعقاد کرنا چاہیے۔یہ عظیم الشان کانفرنس تین بجے مولانا عبدالقدوس صاحب کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

گلگت بلتستان کے بعد آپ نے ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر مخصوص حالات کے پیش نظر صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ''خدمات دینی مدارس وتربیتی کنونشنز'' کے عنوان سے مدارس کے مہتممین، مدرسین اور نظماء کے لیے پروگرامز کے باقاعدہ شیڈول کو حتمی شکل دے دی ہے، چنانچہ شیڈول کے مطابق پہلا اجلاس 16 اکتوبر 2021ء بروز ہفتہ جامعہ معارف العلوم الشرعیہ تیمرگرہ ضلع دیر پائین، 17 اکتوبر بروز اتوار جامعہ مدینۃ العلوم ضلع باجوڑ، 18 اکتوبر بروز پیر مدرسہ سیدنا حضرت عثمانؓ ضلع بونیر صبح نو بجے، جبکہ اسی روز دوسرا پروگرام جامعہ تعلیم القرآن تختہ بند روڈ مینگورہ سوات، 19 اکتوبر بروز منگل صبح نو بجے پہلا اجلاس جامعہ مخزن العلوم خلیلہ سکندر پور ضلع ہری پور جبکہ اسی روز دوسرا پروگرام دو بجے ظہر جامعہ اسلامیہ مدنیہ سپلائی ضلع ایبٹ آباد، 21 اکتوبر بروز جمعرات پہلا اجلاس صبح نو بجے جامعہ دارالعلوم سراج کاہی ضلع ہنگو، جبکہ اسی روز دوسرا پروگرام دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن پراچہ ٹاون ضلع کوہاٹ، 23 اکتوبر بروز ہفتہ جامعہ اسلامیہ ریحان کوٹ ضلع چترال اپر ولوئر عظیم الشان اور ہر اعتبار سے کامیاب کنونشنز منعقد ہوئے، جبکہ شیڈول میں 24 اکتوبر بروز اتوار دارالعلوم دیر میں ضلع دیر بالا اور 28 اکتوبر بروز جمعرات دارالعلوم زکریا تعلیم الاسلام معین آبا ضلع مانسہرہ کے کنونشنز بھی طے ہیں۔

کنونشنز کو کامیاب بنانے کے لیے متعلقہ اضلاع کے مسئولین حضرات نے کافی محنت کی تھی اورانہی کی محنتوں اور کوششوں کی بدولت انتہائی مختصر وقت میں عظیم الشان اجتماعات کا انعقاد ہوسکا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان جملہ مسئولین حضرات کی محنتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اوران کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

ان تمام اجتماعات کے مہمان خصوصی اور روح رواں وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا کے ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب تھے۔ آپ کے خطبات کا خاص موضوع: ''معاشرہ میں مدارس کا کرداراور مدارس کا بنیادی مقصد، مدارس میں نظم ونسق پیدا کرنے کی ضرورت واہمیت، طلبہ کی تربیت اور مدارس کے تحفظ وبقاء میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا کرداراور مدارس کے موجودہ نئے بورڈز کا قیام'' تھا۔

چنانچہ آپ نے کہا کہ قیامِ مدارس سے اکابر کا اصل مقصد اسلامی معاشرہ میں دینی تعلیم کو باقی رکھنے کے لیے معاشرہ میں مساجد ومدارس کو رجال کار کی فراہمی تھا، تاکہ دینی تعلیم کا سلسلہ بلاتعطل وخلا کے چلتا رہے۔ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے مدارس اپنے اس بنیادی مقصد میں سو فیصد کامیاب ہیں اور ان شاء اللہ کامیاب رہیں گے۔ انہی مدارس نے امت کو بڑے بڑے جبال العلم والعمل عطا کیے ہیں۔ دین کے ہر شعبے کی سیرابی مدارس کی وجہ سے ہورہی ہے، مدارس پاور ہاؤسز ہیں چاہے تبلیغ کا کام ہو چاہے خانقاہوں کا کام ہو سب کو مدارس ہی کی وجہ سے پانی مل رہا ہے اور باطل قوتوں نے اس حقیقت کو بہت اچھی طرح جان لیا ہے کہ دین کے باقی رہنے اور ترقی کرنے کا سبب یہی مدارس ہیں، تاہم مدارس کا مقصد ڈاکٹرز، سائنس دان اور انجینئرز، اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر پیدا وغیرہ پیدا کرنا نہیں ہے ۔ اگر آج معاشرہ کو صحیح ڈاکٹرز، سائنس دان وغیرہ نہیں مل رہے ہیں تو اس میں قصور مدارس کا نہیں، بلکہ ان اداروں کا ہے جو انہی مقاصد کے لیے بنائے گئے ہیں، چنانچہ اس بارے کوئی بھی غلط مبحث کا شکار نہ ہوجائے۔ لہٰذا نام نہاد دانشوروں اور مدارس کے نادان خیرخواہوں کو مدارس سے اے سی اور ڈی سی نکلنے کی خواہش کو چھوڑ دینا چاہیے۔

طلبہ کے بارے آپ نے فرمایا کہ ہمارے جتنے بھی طلبہ زانوئے تلمذ ہیں، یہ قوم کا مستقبل اور والدین کی امیدوں کا محور ہیں۔ یہ ہمارے پاس بہت بڑی امانت ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں کہ: ''مدرسہ میں دو چیزیں خاص طور پر امانت ہوتی ہیں:

(ا) لوگوں کا پیسہ کہ عام طور پر ہمارے ہاں اس میں امانت ودیانت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ہر مدرسہ میں آمد وخرچ کا حساب کیا جاتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیے کہ ہمارے مدارس کا مالیاتی سسٹم انتہائی شفاف ہو کہ ہمارے پاس پورا ریکارڈ ہو کہ یہ پیسے کس نے دیے ہیں اور کب دیے ہیں اور کس مد میں دیے ہیں۔ صدقات نافلہ ہے یا واجبہ یا کوئی اور مد سے ہیں۔ الغرض شعبہ مالیات کے کھاتے اتنے صاف وشفاف ہوں کہ کسی کو ہمارے اوپر انگلی اٹھانے کی

جرأت نہ ہو۔

(۲) طالب علم: طلبہ کرام ہمارے پاس نہ صرف والدین، خاندان بلکہ پوری قوم کی امانت ہے، والدین کو ان سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں اور یہ بچے والدین نے ہمیں بوجہ مجبوری حوالہ نہیں کیے ہیں کہ وہ ان سے تنگ ہیں یا ان کو گھر کھلا نہیں سکتے بلکہ ان کے دل میں خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ ہمارا یہ بیٹا دیندار اور عالم فاضل بن جائے اور اس کے ذریعے اللہ تعالی اپنے دین کی اشاعت کریں اور یہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں ہماری مغفرت کا ذریعہ بن جائے، لہذا ہمیں اس اہم امانت کی خاص خیال رکھنی چاہیے۔ ہم ان طلبہ کے وقت کو محفوظ بنائے اور ان کا مدرسے آنے کا جو مقصد ہے جو ہمارا فرض منصبی بھی ہے یعنی ان بچوں کی تعلیم وتربیت وہ ہر وقت ہمارے پیش نظر رہے اور ہم ان بچوں کی تعلیم وتربیت میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔

آپ نے اپنے خطابات میں مزید فرمایا کہ دین دشمن اور مدارس دشمن قوتوں کو یہ بات بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ جب تک دین کا درد رکھنے والا یہ ٹھیٹھ مولوی موجود ہو اس وقت تک ہم اس دین اور مدارس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تب تک اس ایجنڈے کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ آج طاغوتی قوتوں کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ مدارس اور علماء ہیں، لہذا اپنے مدارس کو مضبوط کریں اور مدرسہ تب مضبوط ہوگا جب وہ اپنے مقاصد کے مطابق کام کریں اور جب مدارس مضبوط ہوں تو وفاق المدارس العربیہ پاکستان مضبوط ہوگا، کیونکہ وفاق تمام مدارس سے عبارت ہے۔ وفاق المدارس اللہ تعالی کی طرف سے عظمت اور وحدت کی علامت ہے۔ بڑے بڑے اکابر اور جبال العلم نے دو سال کی طویل مشاورت کے بعد بنایا ہے۔ آج یہ ایک تناور شجر سایہ دار اور نظم وضبط کا ایک نمونہ بن چکا ہے۔ وفاق المدارس ایک طویل جدوجہد کا نام ہے۔ وفاق ہی کی وجہ سے دشمن مدارس کے خلاف اپنے گھناونے عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکتیں تاہم دشمن مدارس کی وحدت کو توڑ کر اپنا ایجنڈا پورا کرنا چاہتا ہے۔ وفاق المدارس کو کمزور کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے جا رہے ہیں، تاہم وفاق المدارس پہلے سے زیادہ مستحکم ہے۔ نئے بورڈز کے بارے میں آپ نے کہا کہ ہم ہرگز اس تقسیم پر خوش نہیں۔ یہ ہمارے بھائی اور جسم کا حصہ ہے، تاہم اصل نقصان ان کا ہوگا اور کوئی بھی عقل مند اپنے بھائیوں کے نقصان پر خوش نہیں ہوتا، تاہم سایہ دار شجر سے جدا ہونے والی شاخ وقت گزرنے سے سوکھ جاتی ہے، لہذا اکابرین کے اس ورثہ کی حفاظت اور استحکام کے لیے اس سنہری لڑی سے جڑے رہیں۔ وفاق المدارس نے ہمیشہ مدارس کی چوکیداری کی ہے۔ اگر وفاق المدارس حکومت کے ناجائز مطالبات تسلیم کرتا تو آج یہ نئے بورڈز نہ بنتے، لہذا وفاق کو مضبوط رکھو وفاق المدارس کے ساتھ صرف امتحان دینا وفاق کی مضبوطی نہیں ہے بلکہ وفاق کے جملہ اصول وقواعد پر عمل کرنے میں وفاق کی مضبوطی ہے۔

صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا

سہ روزہ دورہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ملتان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عمومی نے اپنے اجلاس منعقدہ 11 صفر المظفر 1443ھ مطابق 19 ستمبر 2021ء میں حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو متفقہ طور پر صدر وفاق منتخب کیا۔

حضرت صدر وفاق مورخہ 28 صفر المظفر 1443ھ مطابق 6 اکتوبر 2021ء بروز بدھ کو اپنے پہلے سہ روزہ دورے پر مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان تشریف لائے۔ ملتان ائیر پورٹ پر ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہم مہتمم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان اور حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور علماء کرام کی بڑی تعداد نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔

رات ساڑھے دس بجے آپ کا قافلہ ملتان ائیر پورٹ سے مرکزی دفتر وفاق، گارڈن ٹاؤن ملتان پہنچا۔ جہاں پر ناظم مرکزی دفتر وفاق حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہم ومحاسب دفتر جناب چودھری محمد ریاض عابد صاحب زیدمجدہ نے مرکزی دفتر وفاق کے مکمل سٹاف کے ہمراہ آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ حضرت کے مکمل دورے کے دوران فول پروف سیکیورٹی کے انتظامات کیے گئے تھے۔

مورخہ 28 صفر المظفر 1443ھ مطابق 6 اکتوبر 2021ء بروز جمعرات، صبح ناشتے کے بعد ناظم مرکزی دفتر وفاق اور محاسب دفتر وفاق کے ساتھ اہم انتظامی و مالیاتی امور میٹنگ ہوئی، جس میں انہوں حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم کو ان امور کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ نیز جن بینکوں میں وفاق المدارس کے اکاؤنٹ ہیں، ان کے ذمہ داران سے بھی حضرت کی ملاقات اور مشاورت ہوئی۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق مدارس جنوبی پنجاب، ساہیوال ڈویژن اور ضلع بھکر ومیانوالی کے مہتممین کا اجتماع اور وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات 1441ھ تا 1442ھ مطابق 2020ء تا 2021ء میں، ان علاقوں کے پوزیشن ہولڈرز طلبہ وطالبات کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 29 صفر المظفر 1443ھ مطابق 7 اکتوبر 2021ء

بروز جمعرات کو جامعہ خیر المدارس ملتان میں ہونا طے تھی۔ حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ تقریباً بارہ بجے اس پروگرام میں شرکت کے لیے مرکزی دفتر وفاق سے جامعہ خیر المدارس ملتان میں تشریف لے گئے۔ یہ پروقار تقریب آپ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں آپ نے خطاب فرمایا اور پوزیشن ہولڈرز طلبہ وطالبات میں انعامی کتب وشیلڈز تقسیم فرمائے۔ سہ پہر تین بجے پروگرام سے فراغت کے بعد آپ واپس مرکزی دفتر وفاق تشریف لائے۔

بعد از نماز عصر، مرکزی دفتر وفاق کے تمام شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور دفتر کے جملہ شعبہ جات کی عملی خدمات کا مشاہدہ فرمایا۔ بالخصوص امتحانات اور مالیات سے متعلقہ امور کے بارے میں نہایت باریک بینی کے ساتھ جائزہ لیا اور تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اس موقع پر انہوں نے بہت ہی مختصر جگہ میں نہایت عمدگی، دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ شاندار پیشہ ورانہ خدمات انجام دینے پر اطمینان اور مسرت کا اظہار فرمایا اور دفتری عملہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بعد نماز عشاء ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ خصوصی میٹنگ ہوئی، جس میں وفاق المدارس کے انتظامی وتنظیمی معاملات پر اہم مشاورت ہوئی۔ رات کا قیام دفتر وفاق میں ہی تھا۔

مورخہ یکم ربیع الاول 1443ھ مطابق 8 اکتوبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک کو آپ نے جامعہ خیر المدارس ملتان کی نئی مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمانا تھا۔ چنانچہ آپ صبح گیارہ بجے مرکزی دفتر وفاق سے جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لے گئے۔ جامع مسجد خیر المدارس میں خطبہ جمعۃ المبارک ونماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد واپس مرکزی دفتر وفاق تشریف آوری ہوئی۔

آپ نے ناظم مرکزی دفتر وفاق سے اپنے ریکارڈ کے لیے بعض اہم دستاویزات طلب فرمائیں جو کہ حسب ہدایت ان کے معاون خصوصی کے حوالے کی گئیں۔

عصر سے عشاء تک عقیدت مندوں اور ملنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ سہ روزہ دورہ کی تکمیل پر رات آٹھ بجے مرکزی دفتر وفاق سے کراچی روانگی کے لیے ملتان ایئر پورٹ تشریف لے گئے۔

کراچی واپس پہنچنے کے بعد ۹ ر اکتوبر ۲۰۲۱ء کو حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے ہمراہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی اور جامعہ فاروقیہ (حب) کا دورہ کیا۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ نیز حضرت صدر وفاق اور حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے مختصر خطاب بھی کیے۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے جامعہ اشرف المدارس

سندھ بلوچ سوسائٹی ،اور جامعہ مخزن العلوم کا بھی دورہ کیا اور دونوں جگہوں پر آپ خطابات بھی ہوئے ۔حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے ۱۰ اکتوبر کو دارالعلوم کراچی میں حضرت صدر وفاق کے ایماء پر مفصل خطاب کیا، آپ کے خطاب سے قبل حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے استقبالیہ خطاب بھی کیا۔(**رپورٹ: جناب سیف اللہ نوید**)

عالمی ادارے دینی مدارس کو ظالمانہ قوانین کی گرفت میں دینا چاہتے ہیں

جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا میں تربیتی اجلاس، ۳۵۰ سے زائد ذمہ داران کی شرکت

(سرگودھا......25 اکتوبر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ضلع سرگودھا اور ضلع خوشاب کے وفاق المدارس سے ملحق سینکڑوں مدارس دینیہ کے ذمہ داران کا اجلاس جامعہ مفتاح العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں منعقد ہوا، جس میں دونوں اضلاع کے مدارس عربیہ کے ساڑھے تین سو سے زائد ذمہ دار نمائندگان نے شرکت کی، اجلاس کے شرکاء نے تجدید عہد کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور مولانا محمد حنیف جالندھری کی قیادت میں مدارس کی حریت و آزادی کا دفاع کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔اس موقع پر وفاق المدارس پنجاب کے ناظم مولانا قاضی عبدالرشید، وفاق المدارس کے مرکزی خازن مولانا مفتی محمد طیب فیصل آبادی، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن مولانا مفتی محمد طاہر مسعود، مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی، مولانا مفتی شاہد مسعود ودیگر نے خطاب کرتے ہو ئے کہا کہ دینی مدارس پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے محافظ ہیں۔

نیز پرائیویٹ سیکٹر میں مفت دینی اور عصری تعلیم کی عظیم تحریک ہیں۔دینی مدارس اپنی مدد آپ کے تحت لاکھوں طلباء و طالبات کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ مفت کھانا، رہائش، علاج معالجہ کی سہولت بھی فراہم کر رہے ہیں۔دینی مدارس لاکھوں خواتین اور بچیوں کو بھی مفت تعلیم دے کر ملک کی شرح خواندگی میں اضافہ کر رہے ہیں۔یہ مدارس ملک کی خدمت اور حفاظت اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں نیز پاکستان کی ہمہ قسم تعلیمی ورفاہی دینی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ہم آج کے اس نمائندہ اجلاس میں ملک کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع کرنے کے لیے ہمیشہ کی طرح چاق و چوبند رہنے کا اعلان کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ 1965 سے لیکر اب تک ہر حکومت نے مختلف حیلوں بہانوں سے مدارس عربیہ کی حریت و آزادی پر شب خون مارنے کی کوشش کی ہے مگر ہر دفعہ وفاق المدارس العربیہ نے مدارس کے دفاع میں سد سکندری بن کر دکھایا ہے، ہمیں روکھی سوکھی کھانا منظور ہے لیکن مدارس پر حکومتی تسلط منظور نہیں۔حکومت کی طرف سے بنائے گئے ماڈل

مدرسے اور مدرسہ بورڈ کہاں گیا؟ مولانا قاضی عبدالرشید نے کہا کہ مدارس میں دینی تعلیم، مدارس کے نصاب و نظام اور حریت فکر و عمل میں حکومتی اصرار اور دباؤ، نیز وفاق کے مقابلے میں نئے وفاق بنوا کر وحدت کو متاثر کرنے کے اقدام کو یکسر مسترد کرتے ہوئے دینی مدارس کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کرتے ہیں، مدارس کے اکاؤنٹس کی بندش اور رجسٹریشن پر ڈیڈلاک برقرار ہے، جب تک وفاق المدارس کی طرف سے کوئی فیصلہ نہیں آتا تب تک کوئی مدرسہ رجسٹریشن نہ کروائے اور حکومت بھی دینی مدارس کے خلاف اقدامات، کوائف طلبی کے نام پر خوف و ہراس پیدا کرنے سے باز رہے۔

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود نے کہا کہ دینی مدارس اسلامیان عالم کی دینی ضروریات پوری کر رہے ہیں، اس پر حکومت کو بجائے مدارس کے خلاف اقدامات کرنے کے مدارس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ ہم بوریا نشین ضرور ہیں لیکن یہ بھی سمجھتے ہیں کہ آپ پرانے شکاری ہیں صرف جال نئے ہیں، اہلیان مدارس اپنی سادگی، خودداری، اجتماعیت اور اہلیت کی بنا پر ہر صورت مدارس کی حریت و آزادی کا دفاع کریں گے، حکومت کے جھانسوں میں نہیں آئیں گے۔

مولانا مفتی محمد طیب نے کہا کہ دینی مدارس خالصتاً تعلیمی اور رفاہی ادارے ہیں، ان سے انکم ٹیکس کی کٹوتی غیر اخلاقی غیر شرعی ہے، ہم پاکستان کے اسلامی تشخص، قرآن و سنت کی تعلیمات اور عوام کے دینی رجحانات کے فروغ پر کاربند ہیں۔ عالمی ادارے پاکستان کی اسلامی شناخت کو ختم کرنے کے لیے مدارس دینیہ کو غیر شرعی اور ظالمانہ قانون کی گرفت میں دینا چاہتے ہیں۔ مولانا مفتی شاہد مسعود نے کہا کہ حکومتی سطح پر دینی مدارس کو تعلیمی اداروں کے طور پر تسلیم کیا جائے اور اسی کے مطابق ان کے معاملات حل کیے جائیں، وفاق المدارس خالص ایک تعلیمی بورڈ ہے جو اپنی کارکردگی کی بناء پر پوری دنیا میں پہلے نمبر ہے، جے یو آئی وفاق المدارس اور مدارس عربیہ کی پشت پر کھڑی ہے، مفتی سید عبدالقدوس ترمذی نے کہا کہ مدارس کی آزادی و حریت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، اکابر علماء کی نگرانی میں مدارس دینیہ کے تحفظ میں چلنے والی ہر تحریک میں سرگودھا اور خوشاب کے مدارس کے ذمہ داران صف اول کا کردار ادا کریں گے, اجلاس میں، قاری احمد علی ندیم، مولانا عبد الکریم بندیالوی، مولانا نور محمد ہزاروی، قاری عبد الوحید، مولانا عبدالرحمان پل لکسیاں، قاری اکرم سراجی، قاری عبیدالرحمان، قاری محمد زبیر سمیت ساڑھے تین سو سے زائد علماء کرام شریک تھے۔

حریت و آزادی مدارس کی بقا کے لیے ضروری ہے، مولانا مفتی محمد طیب

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے خازن مولانا مفتی محمد طیب اور مولانا قاضی عبدالرشید نے سرگودھا کے وفاق

المدارس کنونشن میں شرکت کی، مولانا مفتی محمد طیب نے اپنے بیان میں کہا کہ مدارس کسی حکومتی تسلط کو قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف نے مدارس کو کمپیوٹرز دینے کی پیشکش کی جس کو اہل مدارس نے یک زبان ہوکر ٹھکرا دیا، اور آج ہمارے ہی ساتھیوں کے ذریعے ہمیں پیشکشیں کی جارہی ہیں لیکن نہ مشرف کے دور میں کسی امداد کو قبول کیا اور نہ آج کسی حکومتی امداد کو قبول کریں گے۔ حریت اور آزادی مدارس کی بقاء کیلئے ضروری ہے، انہوں نے کہا کہ اللہ کا دین قیامت تک باقی رہنا ہے اور دین باقی رہنے کا ذریعہ دین پڑھانے اور پڑھنے والے ہیں، اسی طرح یہ مدارس جہاں دین پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے یہ قیامت تک باقی رہیں گے ان شاء اللہ! انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے نظام تعلیم و تربیت پر برابر توجہ دیتے رہنے کی ضرورت ہے، ہمارا مالیات کا نظام صاف اور شفاف ہو، فرمایا کہ آج ہمیں اجتماعیت اور اتحاد کی ضرورت ہے کہ اتحاد و اتفاق بہت سی نئی اصلاحات سے بہتر ہوتا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کے مرکزی عہدیداروں کا اعلان کر دیا گیا

اسلام آباد/کراچی (20 اکتوبر 2021ء) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے عہدیداروں کا اعلان کر دیا گیا، ملک بھر سے نامور شخصیات وفاق المدارس کے اہم مناصب کے لیے منتخب کر لی گئیں، ذمہ داریاں پانچ سال کے لیے ہوں گی، صدر وفاق مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری نے باہمی مشاورت سے وفاق المدارس کے نئے عہدیداروں کا اعلان کیا، ملک کی پانچ ممتاز شخصیات سرپرست ہوں گی، چار نائب صدور، ایک خازن، چاروں صوبوں کے ناظمین حسب سابق ہوں گے، 29 رکنی مجلس عاملہ کا بھی اعلان کر دیا گیا تفصیلات کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نومنتخب صدر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے باہمی مشاورت سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اہم مناصب کے لیے عہدیداروں کا اعلان کر دیا ہے۔ وفاق المدارس کی طرف سے جاری کیے گئے اعلان کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ معارف الشریعہ ڈیرہ اسماعیل خان، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صدر دارالعلوم کراچی، مولانا حافظ فضل الرحیم مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا مفتی مختار الدین شاہ مہتمم جامعہ زکریا دارالایمان کربوغہ شریف اور مولانا سید عبدالستار شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ کوئٹہ کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا سرپرست نامزد کیا گیا جبکہ چار نائب صدور کا اعلان کیا گیا جن میں مولانا انوار الحق مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سینئر نائب صدر، مولانا عبیداللہ خالد مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، مولانا سید سلیمان بنوری مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون کراچی اور مولانا سعید یوسف مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر شامل ہیں۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ

فیصل آباد کے مہتمم مولانا مفتی محمد طیب خازن ہوں گے جبکہ چاروں صوبوں کے صوبائی ناظمین حسب سابق ہوں گے-وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مختلف مناصب کے لیے منتخب کی گئیں شخصیات کو دنیا بھر میں قدر اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اکثر حضرات دنیا بھر میں ارادت مندوں اور تلامذہ کا وسیع حلقہ رکھتے ہیں۔توقع کی جارہی ہے سکہ ان شخصیات کے انتخاب سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے استحکام اور اثرات میں اضافہ ہوگا اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تعلیمی اور امتحانی نظام میں بہتری آئے گی-

مدارس دینیہ کا اتحاد ہماری قوت ہے،مولانا محمد حنیف جالندھری

اسلام آباد(12اکتوبر2021ء)دینی مدارس کا وجود دین کے لیے اور وفاق المدارس کا وجود دینی مدارسِ کے لیے ضروری ہے،مدارس کو حکومتی تحویل میں دے کر دین کو داو پر نہیں لگا سکتے،مدارس دینیہ کا اتحاد و یکجہتی ہماری قوت ہے دشمن اس قوت کو توڑ کر اپنے مقاصد کی تکمیل چاہتا ہے،مدارس کے نظام و نصاب اور حریت فکر و عمل کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے،وفاق المدارس مفتی تقی عثمانی کی قیادت میں مزید ترقی کرے گا ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے ادارہ علوم اسلامی اسلام اباد،دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی اور دیگر مقامات پر اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ دین کی بقاء کے لئے مدارس کا وجود اور مدارس کی حفاظت کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا وجود از حد ضروری ہے،انہوں نے کہا کہ آج تک جتنے دینی ادارے حکومتی تحویل میں گئے وہ سب برباد ہوگئے ہم دین کو داؤ پر نہیں لگا سکتے اس لیے مدارس کو حکومتی کنٹرول سے ہر قیمت پر آزاد رکھنا چاہتے ہیں،مدارس کے خلاف سازشوں کے نتیجے میں وفاق المدارس مزید مضبوط ہوا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ حضرت مفتی تقی عثمانی کی قیادت میں وفاق المدارس مزید ترقی کرے گا،انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس نے دینی مدارس کے نصاب،نظام،انتظامی ڈھانچے اور مالیاتی سسٹم کی حفاظت کی اور آئندہ بھی مدارس کا پہرہ دیں گے،ہم نے مدارس تک گرم و سرد ہوائیں نہیں پہنچنے دیں اور آئندہ بھی مدارس بنانے،چلانے اور بچانے کے لیے اہل مدارس کا ہر ممکن تعاون کریں گے-

مدارس کے تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

جامعہ خیر المدارس ملتان میں تاریخ ساز خدمات مدارس دینیہ کنونشن

ملتان/کراچی/ اسلام آباد (7 /اکتوبر 2021ء)جامعہ خیر المدارس اورنگزیب روڈ ملتان میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام" خدمات مدارس دینیہ کنونشن "بسلسلہ تقسیم انعامات پوزیشن ہولڈز منعقد ہوا۔جس کی

صدارت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کی، کنونشن میں صوبہ پنجاب کے ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان ڈویژن، ساہیوال اور ضلع بھکر و میانوالی کے وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہزاروں دینی مدارس و جامعات کے مہتممین و منتظمین نے شرکت کی۔ کنونشن میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن ، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی وصوبائی قائدین مولانا مفتی محمد طیب، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا صلاح الدین ایوبی، مولانا ارشاد احمد، مولانا ظفر احمد قاسم سمیت ضلعی مسؤلین وممتاز علماء کرام ومشائخ میں مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا منیر احمد منور، مولانا محمد میاں، مولانا اسعد محمود، مفتی محمد مظہر شاہ اسعدی، مولانا معین الدین وٹو، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا رشید احمد شاہجمالی، مولانا محمد عمر قریشی، مولانا محمد نواز، مولانا صفی اللہ، مولانا کریم بخش، مولانا عبدالستار، مولانا محمد صہیب، مولانا پروفیسر محمد مکی، مولانا محمد عامر فاروق عباسی، مولانا محمد ادریس، مولانا مفتی محمد طیب معاویہ، مولانا احمد حنیف جالندھری، مولانا کلیم اللہ رشیدی، مولانا عبدالمعبود آزاد نے خطاب کئے۔ وفاق المدارس العربیہ کی جانب سے تاریخ ساز کنونشن کا درج ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا:

1۔ دینی مدارس پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے محافظ نیز پرائیویٹ سیکٹر میں مفت دینی اور عصری تعلیم کی عظیم تحریک ہیں۔ دینی مدارس اپنی مدد آپ کے تحت لاکھوں طلباء وطالبات کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ مفت کھانا، رہائش، علاج معالجہ کی سہولت بھی فراہم کررہے ہیں۔ دینی مدارس لاکھوں خواتین اور بچیوں کو بھی مفت تعلیم دے کر ملک کی شرح خواندگی میں اضافہ کررہے ہیں۔ یہ مدارس ملک کی خدمت اور حفاظت اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں نیز پاکستان کی ہمہ قسم تعلیمی ورفاہی دینی خدمات جاری رکھنے اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع کرنے کے لیے ہمیشہ کی طرح چاق وچوبند رہنے کے عزم کا اظہار کرتے ہیں۔

2۔ مدارس میں دینی تعلیم، مدارس کے نصاب ونظام اور حریت فکر وعمل میں حکومتی اصرار اور دباؤ، نیز وفاق کے مقابلے میں نئے وفاق بنوا کر وحدت کو متاثر کرنے کے اقدام کو یکسر مسترد کرتے ہوئے دینی مدارس کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کرتے ہیں۔

3۔ دینی مدارس اسلامیان عالم کی دینی ضروریات پوری کررہے ہیں اس پر حکومت کو بجائے مدارس کے خلاف اقدامات کرنے کے مدارس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، دینی مدارس کے خلاف اقدامات، کوائف طلبی کے نام پر خوف وہراس بے گناہ علماء کرام کو فورتھ شیڈول میں شامل کرنا، قربانی کی کھالوں کی بندش، مدارس کے اکاؤنٹس کی بندش اور رجسٹریشن پر ڈیڈلاک بھی قابل مذمت ہے۔

4۔ پاکستان میں غیر اسلامی قانون سازی بالخصوص اوقاف ایکٹ، گھریلو تشدد بل اور تبدیلی مذہب کے مجوزہ قانون جیسے اقدامات کو مسترد کرتے ہیں، ان اقدامات کو اسلام اور آئین پاکستان کے منافی قرار دیتے ہیں، نیز ملک میں فحاشی، عریانی کی ترویج، ذرائع ابلاغ پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

5۔ مؤرخہ 29 اگست 2019ء کو اتحاد تنظیمات مدارس اور حکومت کے مابین طے پانے والے معاہدے کو حتمی کرنے رجسٹریشن کے سلسلہ میں ابہام دور کرنے، دینی مدارس کے بینک اکاؤنٹس کھولنے اور سال میں صرف ایک مرتبہ محکمہ تعلیم کو کوائف دینے، نیز اداروں کو کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو پریشان کرنے کی رسم ختم کرنے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔

6۔ کنونشن میں ہزاروں شرکاء نے آئین کی اسلامی دفعات بالخصوص قانون ختم نبوت اور قانون ناموس رسالت کو لاحق خطرات پر حکومت کو انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایسے اقدامات سے باز رہے۔ نیز شرکاء نے ملک میں غیر ملکی این جی اوز کی غیر آئینی، غیر اسلامی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، عورت مارچ کے نام پر حیاء باختہ، خلاف شریعت نعروں کو ملک اور اسلام کے خلاف سازش قرار دیا۔

7۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان میں تقریباً چار لاکھ طلباء وطالبات شریک ہوتے ہیں۔ ان طلباء وطالبات کی بہترین تعلیم وتربیت اور نظام مدارس کے استحکام کے لیے منتظمین مدارس کو مؤثر لائحہ عمل دیا گیا۔ اس موقع پر مذکورہ اضلاع کے ملکی اور صوبائی پوزیشن ہولڈر طلباء اور طالبات کے سرپرستوں کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔

<u>قراردادیں:</u>

1۔ یہ اجتماع ملک میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق قانون سازی کے ذریعے سود کے خاتمے سمیت مکمل نظام شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے۔

2۔ یہ اجتماع 29 اگست 2019ء کے اتحاد تنظیمات مدارس اور حکومت کے مابین معاہدہ کی مکمل پاسداری اور طے شدہ امور بالخصوص مدارس کے بینک اکاؤنٹ کھولنے، کوائف کے لیے ایجنسیوں کی مدارس میں آمدورفت اور دباؤ پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

3۔ یہ اجتماع دینی مدارس کی رجسٹریشن پر ابہام کے خاتمہ اور معاملات حل کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

4۔ یہ اجتماع اوقاف ایکٹ کو دینی مدارس، مساجد اور دیگر وقف اداروں کے خاتمہ کی سازش قرار دیتے ہوئے اسے فی الفور واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

5۔ یہ اجتماع گھریلو تشدد بل کو شریعت، آئین پاکستان، مشرقی روایات اور حیاء وشرم کے منافی سمجھتا ہے۔ نیز یہ بل مغربی تہذیب کے فروغ، مادر پدر آزاد معاشرے کی تشکیل کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اس بل کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

6۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے برادر اسلامی ملک افغانستان میں طالبان حکومت کو تسلیم کرنے اور مصیبت کی اس گھڑی میں افغان بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

7۔ دینی مدارس خالصتاً تعلیمی اور رفاہی ادارے ہیں ان سے انکم ٹیکس کی کٹوتی غیر اخلاقی غیر شرعی ہے اس لیے یہ اجتماع دینی مدارس کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

8۔ یہ اجتماع ملک میں مغرب کی بے حیاء ثقافت کے فروغ کے لیے این جی اوز اور میڈیا کی آزادانہ روش، حکومتی اداروں کی طرف سے اس کی حوصلہ افزائی اور قومی وسائل کے بے دریغ استعمال کو افسوس ناک قرار دیتا ہے اور اسے پاکستان کے اسلامی تشخص، قرآن وسنت کی تعلیمات اور عوام کے دینی رجحانات کے منافی سمجھتے ہوئے، حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس طرزِ عمل کو فی الفور ترک کر کے وطن عزیز کی اسلامی ثقافت کے تحفظ کا اہتمام کیا جائے۔

9۔ مختلف مسالک کے وفاقوں اور تنظیموں کی آخری سند ''شہادۃ العالمیہ'' ایچ ای سی سے باقاعدہ طور پر 17 نومبر 1982ء سے بحوالہ نمبر 8-418/Acad/82/120 کے تحت ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات کے مساوی منظور شدہ ہے، لیکن تعلیمی ادارے، یونیوسٹیاں اور حکومتی ادارے ''شہادۃ العالمیہ'' کی سند کی اس حیثیت کو عملی طور پر تسلیم کرتے اور مختلف رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ''شہادۃ العالمیہ'' کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے اور اس پر عمل درآمد کے لیے مؤثر ہدایات جاری کی جائیں، نیز وفاقوں اور تنظیموں کی تحتانی اسناد، شہادۃ العالیہ، شہادۃ الثانویۃ الخاصہ، شہادۃ الثانیۃ العامہ کو بالترتیب بی اے، ایف اے اور میٹرک کے مساوی تسلیم کیا جائے۔

10۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت خداداد میں نظام تعلیم اور نصاب تعلیم اسلام خطوط پر استوار کیا جائے، لڑکے اور لڑکیوں کی علیحدہ تعلیم کا قانون پاس کیا جائے اور نصابی کتب میں سے قرآنی آیات اور واقعات صحابہ کرام کے اخراج کا فوری نوٹس لیا جائے۔

11۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومتی سطح پر دینی مدارس کو تعلیمی اداروں کے طور پر تسلیم کیا جائے اور اسی کے مطابق ان کے معاملات حل کیے جائیں۔ ☆☆☆

وفیات

مولانا مفتی جمیل الرحمٰن عباسیؒ:...... جامعہ دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا مفتی جمیل الرحمٰن عباسی ۲۶/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو عارضہ قلب کے باعث انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مولانا مفتی جمیل الرحمٰن عباسی رحمہ اللہ نے ۱۹۷۷ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن سے سند فراغ حاصل کی۔ آپ عرصہ چالیس برس سے دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن میں استاذ الحدیث تھے۔ وفات سے دو روز قبل آپ کو دل کی تکلیف ہوئی، آپ کو اسپتال منتقل کیا گیا، دوران علاج ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی نماز جنازہ جامعہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی اور عیسیٰ نگری قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مولانا قاری گلزار احمد قاسمیؒ:...... وفاق المدارس العربیہ ضلع گوجرانوالہ کے مسئول اور جامعہ قاسمیہ کے مہتمم مولانا قاری گلزار احمد قاسمی ۱۲/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون!

وفات سے ایک روز قبل ہی آپ کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا، گوجرانوالہ آپ کی دینی، مسلکی خدمات معروف تھیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے امور میں خصوصی دلچسپی لیتے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ میں ادا کی گئی؛ جس میں سینکڑوں علماء وطلبہ اور عامۃ الناس نے شرکت کی۔

محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خانؒ:...... پاکستان کے مایہ ناز سائنس دان اور اہل پاکستان کا فخر جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو اسلام آباد میں انتقال کر گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون!

محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان بھوپال انڈیا سے ہجرت کر کے پاکستان آئے، انہوں نے کراچی میں تعلیم حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے ہالینڈ چلے گئے اور اپنی علمی قابلیت سبب وہیں نیوکلیئر پروگرام سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۷۴ء میں جب بھارت نے ایٹمی دھماکے کر کے خطے کے ممالک کو خطرات سے دوچار کر دیا تو ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اس وقت کے پاکستانی وزیراعظم ذوالفقار بھٹو سے مل کر پاکستان کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔ چناں چہ پاکستان شفٹ ہو کر انہوں نے کہوٹہ میں اپنا مرکز بنا کر ناقابل یقین سرعت کے ساتھ کام کر کے پاکستان کو ایٹم بم کا تحفہ دیا۔ جس سے خطے میں طاقت کا توازن بھی قائم ہوا اور پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کو بھی کسی بھی کھلی جارحیت سے باز رہنے کا سبق ملا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان دینی ذہن رکھنے والے صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ ان کی تحریروں اور خیالات وافکار سے اسلامیت اور مشرقیت جھلکتی تھی۔ ۲۰۰۳ء سے وہ ایک الزام کے سبب نظر بندی کی زندگی گزار رہے تھے۔ ۱۰/اکتوبر ان کی نماز جنازہ فیصل مسجد کے احاطے میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کر کے ڈاکٹر صاحب سے محبت

تفسیر انوار القرآن (جلد اول)

افادات: حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحات: 432۔ قیمت: لکھی نہیں۔
طباعت: مناسب، ملنے کا پتا: جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن، نارتھ کراچی۔ رابطہ نمبر: 0333-3573241

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ جامع شریعت و طریقت شخصیت تھے۔ آپ کی ذات والا صفات سے بے شمار علماء و طلبہ اور عامۃ الناس نے فیض پایا۔ حفظ حدیث میں آپ کا بڑا مقام تھا اور آپ کو ''حافظ الحدیث'' کا لقب حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے خان پور ضلع رحیم یار خان میں جامعہ مخزن العلوم کے نام سے دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کے اخلاص و للّٰہیت اور شب و روز محنت شاقہ کے سبب اس مدرسہ کی شہرت اطراف و اکناف میں پھیل گئی۔ آپ ہی اس مدرسہ کے شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر تھے۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو جہاں حدیث مبارکہ سے خصوصی شغف تھا وہیں قرآن مجید کے عاشق زار بھی تھے۔ تفسیر میں آپ استاذ المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت الامام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری علوم کے بھی شناور تھے۔ اس لحاظ سے آپ کا دورہ حدیث سہ آتشہ ہو جاتا تھا۔ آپ نے 1949ء میں دورہ تفسیر کا آغاز فرمایا اور تادمِ آخر دورہ تفسیر پڑھاتے رہے، اس دورہ میں سینکڑوں طلبہ کے ساتھ ساتھ وقت کے جید علماء بھی شریک ہوتے رہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''تفسیر انوار القرآن'' آپ کے تفسیری افادات کا مجموعہ ہے۔ اسے حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا، اب جامعہ انوار القرآن کے شعبہ تخصص کی جماعت کی تحقیق و تخریج کے بعد اسے شائع کیا گیا ہے۔ یہ تفسیری افادات کیا ہیں؟ بس یوں سمجھیں کہ علوم و معارف کا دریا اور طالبانِ علوم الٰہیہ کے لیے بیش بہا خزانہ ہیں۔ امید ہے کہ اہل ذوق اس مجموعے سے خصوصی اعتناء برتیں گے۔

جامع الاذکار

تالیف: مولانا مفتی محمد صادق آبادی۔ صفحات: 256۔ طباعت: عمدہ، امپورٹڈ کاغذ، ریگزین جلد، ملنے کا پتا: مکتبہ دار العلوم صادق آباد۔ رابطہ نمبر: 0311-7924280

دعا و مناجات میں مسنون اذکار کی خاص اہمیت ہے، اس لیے کہ یہ اذکار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک

زبان سے ادا ہوئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ایک ایک بات سکھائی،حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا بھی سکھایا،اور وہ الفاظ بھی تلقین فرمائے جن کے ذریعے مانگنا ہے،سونے،جاگنے،اٹھنے بیٹھنے،مسجد جانے آنے،کھانے پینے،سفر،حضر،نمازوں میں اور نمازوں کے علاوہ اوقات میں کس وقت کون سی دعا مانگنی ہے؟،وہ سب بتایا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشادفرمودہ دعائیں محض ''دعا'' نہیں بلکہ انسان کے عقیدہ وعمل کی درستی کے لیے بھی ان میں بہت کچھ سامان ہے۔انسان جب یہ دعائیں صدق دل سے مانگتا ہے تو ایمان ویقین میں پختگی کا باعث ہوتی ہیں۔

جناب مولانا مفتی محمد صادق آبادی صاحب زیدمجدہم قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے دن بھر میں ہر ہر موقع کی مسنون دعاؤں کو جمع کر دیا ہے،ترتیب وتنسیق شاندار،طباعت میں بھی انہوں نے حسن ذوق کا ثبوت دیتے ہوئے اسے باہر سے آمدہ عمدہ کاغذ پر دورنگ میں چھپوایا ہے،دعاؤں کا فونٹ بہت مناسب ہے،کمزورنگاہ والے بھی حرکات کی درستی کے ساتھ بہ آسانی پڑھ سکتے ہیں۔آغاز میں مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی مدظلہم کے قلم سے مقدمہ اور مولف کا مسنون اذکار کی اہمیت وافادیت پر مشتمل شاندار مقالہ ہے جو بجائے خود پڑھے جانے کے قابل ہے۔

مسجد اور کمیٹی سے متعلق اہم مسائل اور ان کا حل

جمع وترتیب:قاری محمد شفیق یوسفزئی۔صفحات:559۔طباعت:مناسب۔ملنے کا پتا:الحسن بک ڈپونزدفاروقیہ مسجد فیوچر کالونی لانڈھی،کراچی۔رابطہ نمبر 0311-1260722

ہمارے معاشرے میں اور خصوصاً ائمہ مساجد کے حلقوں میں مسجد اور کمیٹی کا تعلق بہت نازک خیال کیا جاتا ہے۔انتظامیہ کے افراد بھلے لوگ ہوں تو اپنے امام کی قدر کرنے کے ساتھ ساتھ مسجد کے ماحول کو پرامن اور خوشگوار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں،ورنہ عمومی طور پر انتظامیہ اور امام وخطیب کی آپس میں ٹھنی رہتی ہے،ضرورت تھی کہ مسجد،امام وخطیب اور انتظامیہ کے معاملات پر رہنمائی کے لیے کوئی بہترین مجموعہ تیار ہوتا،اللہ تعالیٰ جناب قاری محمد شفیق یوسفزئی صاحب اور مولانا راشد اسلام یوسفزئی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے شب وروز محنت کے ساتھ ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل گرانقدر مجموعہ تیار کر دیا ہے جس میں مسجد،مسجد کے نمازی،امام،موذن،خادم،متولی،وقف اور انتظامیہ کمیٹی سے متعلق کئی اہم مسائل پر مشتمل ملک کے معتمد مفتیان کرام کے فتاویٰ جات کو جمع کیا ہے۔''عرض مرتبین'' میں مرقوم ہے:......''اس کتاب کی ترتیب کا سبب یہ ہوا کہ ہمارا ایک عرصے شعبہ حفظ وناظرہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ مسجد کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے،اس وجہ سے ہمیں مسجد کے معاملات پر کافی غور کرنے کا موقع ملا اور بعض معاملات میں خامیاں نظر آئیں۔اور خامیوں کی اصلاح کی گنجائش محسوس ہوئی،مثلاً مسجد کے فنڈ کو بے جا

استعمال کرنا، مسجد کی تزئین وآرائش، اسی طرح بعض مساجد میں انتظامیہ کی امام مسجد موذن اور خادم کی حق تلفی اور بعض جگہ امام مسجد کا اپنے منصب کا ناجائز استعمال وغیرہ، جس کی اصلاح کے لیے ہم نے اپنے اکابر مفتیان کرام کے مشورے سے یہ کام کرنے کا ارادہ کیا۔''

اس کتاب کے نو باب ہیں، جب کہ تین سو تہتر (۳۷۳) ذیلی عنوانات ہیں۔ حتی الامکان متعلقہ موضوع کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں چھوڑا گیا، آغاز میں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی منظور احمد مینگل، مولانا نورالبشر، مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی، مولانا مفتی عبدالباری کی تقریظات شامل ہیں۔ یہ مجموعہ اس قابل ہے کہ یہ ہر امام مسجد کے پاس ہو۔ مسجد انتظامیہ کے ہر ممبر کے پاس تو لازماً موجود ہونا چاہیے۔

برہان الطیب

تالیف مولانا محمد بلال جھنگوی۔ صفحات: 176۔ طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا: دارالنعمان زبیدہ سینٹر۔ 40۔ اردو بازار لاہور۔ رابطہ نمبر 03004863819

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے کئی پہلو اور ہر پہلو اپنی جگہ جہانِ معنیٰ رکھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک پہلو ''دلائل النبوۃ'' ہیں۔ ان میں آپ کے معجزات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا، آپ کا خلق عظیم، آپ کی عبادات، آپ کا علم، آپ پر نازل ہونے والی کتاب اللہ، غرض کئی امور ہیں جو آپ کی نبوت ورسالت کے دلائل میں شمار ہوتے ہیں۔ جناب مولانا محمد بلال جھنگوی صاحب نے ان تمام کو نہایت شستہ وشائستہ انداز میں جمع کر دیا ہے۔ آغاز میں مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل زید مجدہ، اور کئی دیگر علماء کی تقریظات شامل ہیں۔ کتاب اہل علم اور موضوع سے شغف رکھنے والے احباب کے لیے مفید ہے۔

دم اور تعویذ کی شرعی حیثیت

تالیف: مولانا محمد بلال جھنگوی، صفحات: 160۔ طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا: دارالنعمان، زبیدہ سینٹر 40 اردو بازار لاہور۔

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے دم اور تعویذوں کی شرعی حیثیت کے بارے میں ہے، متعلق موضوع پر منتخب مواد مستند حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا ہے، اس کتاب میں جہاں تعویذ اور دم کی شرعی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے وہیں غلط کار عاملوں کا بھی پردہ چاک کیا گیا ہے۔